

قوله تعالى يا أيها الذين آمنوا

۹۶ ۴۷

رسالہ نذرہ صنفہ خجائب مولوی محمد انصاری صاحب مجلی شہرہ المسلمین

الکتاب فی التفسیر
کتاب التفسیر

تفسیر القرآن

الکتاب فی التفسیر
کتاب التفسیر

نفرایش سالہ بخش تاجر کتب تحصیل دیوبند ضلع گورکھ پور

دکتر محمد علی احمد

نمبر تاریخ ماہ عزیز کی پین گوی - صفحہ ۱۰ سے ۱۰۹ تک بیان ناپسند

انھوں نے بھی لایا اور
 تاج دے کے کیا ہے نہ مستحق و جا
 اس کے لئے اگر کوئی شخص راہ فریبی
 قبول کرے اور نہ قبول کرے کہ جسے
 غلام سے بڑھ کر کوئی معصوم اور مستحق
 بیچ گیا اور نہ غلام کسی حالت میں
 غلام نہ کیا گیا ہے کہ کسی دماغ کے بغیر
 اس کا استعمال ہے۔ پس اس کو مستقل و جا
 اور طالع (میں) اور تاج دے کے ہے اور جان
 غلام انسانیت اور ذاتی کے ہے اور جان
 عین غلام میں برافق دماغ کا گیا ہے
 وہ غلام ہے نہ مستحق و جا
 وہ غلام ہے نہ مستحق و جا

نہ وہ مسجد دن سے نکالے جاتے ہیں۔ اور نہ کوئی شخص انکی اہم
 کو نادرست بتاتا ہے۔ نہ ان پر لعن و طعن کی بوجھاڑ ہے اور نہ تہنیک
 ان پر کوئی الزام ہے اگر برے ہیں یا الزام کے قابل اور علامت
 کے لائق اور مسجد سے نکالے جانے کے مستوجب اور دہر
 کے سزاوار تو یہی بچا رہے سید ہے مسلمان پکار کر آمین کہنے والے
 اور رفع یدین کرنے والے۔ اللہ پاک ایسی سمجھ سے بچا دے۔ اور
 قلب سلیم اور فہم مستقیم حکم اور ہمارے تمام بھائیوں کو عطا فرما دے
 آمین ثم آمین تنبیہ جائے تب ہے کہ شیعہ و غیرہ جو اپنے اہل سنت
 اہل حق یعنی سنی نہ ہونے کے صاف صاف اقراری ہیں
 سلف سے لیکر آج تک مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع کو
 بہن اور کسی امام اور مجتہد اور عالم اور مددش اور پیر و مرشد سے
 اونکے روکنے کا فتویٰ نہ منقول ہوا اور حرمین شریفین (مکہ منورہ و مدینہ منورہ)

جو زمین کہ مسکنات میں ہے کہ
 ان کی ملکیت ہے۔ مالک وہی حق مومن ہی ہے
 اس کے نام دی ہے کہ مومن ہی ہے
 اور زمین کے نام ہے (پس طالع و طاعت
 دماغ کے لئے نہ مستقل دماغ) اور تاج دے کے
 قیصر کو طالعین پہنچا دے کہ تاج دے کے

اس کو دین بوقت آید کہ اس کو
 قیصر کو طالعین پہنچا دے کہ تاج دے کے
 قیصر کو طالعین پہنچا دے کہ تاج دے کے
 قیصر کو طالعین پہنچا دے کہ تاج دے کے

یہ ہے کہ اس کو دے دے کہ تاج دے کے

کی نسبت میں علامی قاری مفتی محمد علی صاحب دہلوی
 جوہر سکنہ دہلی کی تصانیف میں سے ایک ہے۔
 کی نسبت میں علامی قاری مفتی محمد علی صاحب دہلوی
 جوہر سکنہ دہلی کی تصانیف میں سے ایک ہے۔
 کی نسبت میں علامی قاری مفتی محمد علی صاحب دہلوی
 جوہر سکنہ دہلی کی تصانیف میں سے ایک ہے۔

نہیں نہیں ضرور ایسا ہوا اور یہ بعض شخصوں کی ناعاقبت اندیشی
 کا نتیجہ تھا۔ خود کردہ راعلا جہ نیست۔ جائے تاسف ہو کر تار
 شراب پینا اور سو دکھانا۔ اور رشوت اور رقم ناجائز لینا اور دینا
 اور باج اور گلے کی مجلسوں میں شریک ہونا۔ اور رسومات شکی
 و عمنی میں طرح طرح کے بدعات اور ناجائز ذنا و رست کاموں کا کرنا
 اور نماز بچکانہ کا چھوڑنا اور جماعت میں نماز ادا کرنے کے لئے نہ
 آنا۔ اور باوجود فرض ہونے کے حج بیت اللہ کا نہ کرنا۔ اور زکوٰۃ
 کا نہ ادا کرنا اور جھوٹے مقدمات لڑنا اور لڑانا اور جھوٹی گواہی
 اور غیور کا مال ناحق لینا اور مسلمانوں پر ناحق تہمتیں لگانا وغیرہ
 برے برے کام جنکے ناجائز اور نادرست ہونے پر چاروں امام
 بلکہ تمام مجتہدین اور کل محدثین اور سب علما کا اتفاق ہے انکی
 کرنے والوں کو نہ کوئی برا کہتا ہے اور نہ اُن سے کوئی دار و گیر

کی نسبت میں علامی قاری مفتی محمد علی صاحب دہلوی
 جوہر سکنہ دہلی کی تصانیف میں سے ایک ہے۔
 کی نسبت میں علامی قاری مفتی محمد علی صاحب دہلوی
 جوہر سکنہ دہلی کی تصانیف میں سے ایک ہے۔
 کی نسبت میں علامی قاری مفتی محمد علی صاحب دہلوی
 جوہر سکنہ دہلی کی تصانیف میں سے ایک ہے۔

کی نسبت میں علامی قاری مفتی محمد علی صاحب دہلوی
 جوہر سکنہ دہلی کی تصانیف میں سے ایک ہے۔
 کی نسبت میں علامی قاری مفتی محمد علی صاحب دہلوی
 جوہر سکنہ دہلی کی تصانیف میں سے ایک ہے۔
 کی نسبت میں علامی قاری مفتی محمد علی صاحب دہلوی
 جوہر سکنہ دہلی کی تصانیف میں سے ایک ہے۔

غلطی نہ نہ نام جہ کے خلاف کیا لازم
 اور عبادت کا اور جب اور خوب
 نہت ہو گیا یا میں غصہ نہ نہ
 نہت ہو گیا یا میں غصہ نہ نہ
 نہت ہو گیا یا میں غصہ نہ نہ

کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مسجد میں ایسے لوگوں کو بھی
 نماز پڑھنے کی اجازت دی ہو جو کہ مسلمان بھی نہ تھے بلکہ عیسائی نہ تھے
 رکھتے تھے اور وہ لوگ مع اپنے افسر کے جہاں نام عبد السبع تھا ساتھ آدمی تھے
 یہ تمام لوگ خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہینہ منورہ میں مقام
 بخران سے سیف ہو کر آئے تھے جب ایک مسجد مبارک کے اندر داخل
 ہوئے تو وہیں ان کے نماز کا وقت آیا۔ نماز پڑھنے کو کھڑے ہو گئے۔
 بعض اشخاص حاضرین نے ان کی فراحت کی۔ آنحضرت نے خود ان کو نماز
 پڑھنے کی اجازت دی۔ اور جنھوں نے بیجا فراحت کی ان کو اوس سے روکا۔
 تب ان لوگوں نے باجارت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 اوس مسجد میں اپنی عیسائی طریفہ کے مطابق رو بہ مشرق (یعنی بیت المقدس
 کے طرف منہ کر کے) نماز ادا کی۔ وہ دونوں نصیر دین کا مضمون نام ہو۔
 ہدایہ مصنفہ ابو الحسن علی بن ابی بکر حنفی (چھاپہ مطبعہ جلد ۷ کے

اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں

اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں

اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں

اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں
 اور اس طرح میں اور اس طرح میں

وَقَالَ لَهُمْ خُذُوا كِتَابِي

بَابُ الثَّانِي فِي بَيَانِ فَتْوَى دُرِّ مَنَافِلِ

مِنْ دُرِّ مَنَافِلِ بَيَانِ فَتْوَى دُرِّ مَنَافِلِ

اور ایسی جہ سے جناب امام ابو حنیفہ رحمہ مشرکون اور کافرون کو جس
 نغز مین اور انکو عام مسجد دن مین داخل ہونے کی اجازت دین اور
 اب اس زمانہ مین بسبب اختلاف چند فردی مسلمانوں کے ایک سنی
 مسلمان دوسرے سنی مسلمان کو مسجد مین آنے اور نماز پڑھنے
 سے روکتا ہے اور پھر نہایت دلیری کے ساتھ دعویٰ کرتا ہے کہ ہم
 امام ابو حنیفہ رحمہ کے پیرو اور مقلد ہیں۔ یہ سچا تعصب اور نفسانیت
 نہیں تو کیا ہے۔ **مسلمانو** مقام غور ہے اور انصاف شرط ہے کہ
 اس باہمی عناد سے اسلام مین کتنا بڑا رخنہ پڑا اور کتنی خرابیاں لازم ہیں
 اور ہمارے اس پاک دین پر غیر قومون کا کیا کچھ الزام نہ عائد ہوا۔
حالی ہے نہ سنی مین اور جعفری مین ہر الفت ہے نہ نعمانی و شافعی مین ہر ملت
 محدث سے صوفی کی کم ہے نہ نفرت ہے مقلد کرے نہ مقلد پہ لعنت ہے
 رہے اہل قبلہ مین جنگ ایسی باہم ہے کہ دین خدا پر ہنسنے سارا عالم

بجائے کسی (نماز پڑھنے کے ایک مرد مسلمان پر)
 زبان سبک (اللہم ان فلان بن فلان نے)
 ختم کیا و جبل جوارک فقہ مین فہمنا

صحیح نجاری مطبوعہ مطبع احمدی کے
 محمد امین خالد بن سعید کے
 بی بی علیہ السلام کے روایت ہے کہ میں نے
 آپ عذاب فرمایا ہے یا مائتہ ستے
 صحیح مسلم جلد دوم کے صفحہ ۱۱
 عبد الصمد بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے
 کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
 صحیح بخاری جلد دوم کے صفحہ ۱۱

حضرت ابی بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے
 حضرت ابی بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے
 حضرت ابی بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے
 حضرت ابی بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے
 حضرت ابی بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے
 تھے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہے
 اس میں شک نہیں ہے۔ روایت کبیرین
 روایت کیا۔ انتہی مافی الشکوک
 زیورہ بالا حدیثوں کے ساتھ
 مختلف مقامات میں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب
 علیہ السلام کے بارے میں

کوئی حنفی مالکی کے نام سے پکارا جاتا تھا اور نہ شافعی حنبلی کے نام سے
 منسوب ہوئے کا رواج تھا۔ بلکہ تمام اہل اسلام اور کل امت محمدی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ہی لقب خالص محمدی تھا اور محابہ
 کرام اور تابعین عظام اس پاک لقب سے فخر تھا اور اس مبارک نام
 خالص الفت اور سچی محبت تھی۔ خود حنفی مذہب کے مسنون میں امام
 ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر رحمہمیں جس قدر خلافت
 واقع ہوئے وہ حنفی مذہب کے فقہ جاسنے والوں پر بخوبی روشن
 ہیں۔ شاید فی صدی دوم چار فروری مسئلے ایسے نکلنے جن پر امام
 ابوحنیفہ رحمہ اور ان کے تلمیذوں شاگردوں کا اتفاق ہو ورنہ کل
 میں اختلاف ہو۔ حنفی مذہب کا بعض مسئلہ ایسا ہو کہ اس میں
 امام ابوحنیفہ رحمہ اور ایک شاگرد کی تو ایک راے ہو اور ایک شاگرد
 کی راے دونوں سے خلاف ہو۔ مینہ المصلی ص ۵۵

ملیہ دارالعلوم
 دعا و دعا آواز بلند پر خاص قبول ہو۔ اس کے
 یہ دعویٰ کرتا کہ اگر یہ اس کے لیے
 ہے بالکل غلط انصاف ہے اس کے لیے
 یہ آیت کریمہ مخصوص منہ البعض بہم حنفیہ
 ہوگی۔ اور جلیج اور سری درانین حنفیہ
 حنفیہ میں زور سے بڑھتے ہیں
 ۱۳۴
 اس آیت کریمہ میں مخصوص درستی
 کے مخصوص اور مستثنیٰ ہوگی اور اس کے لیے
 ہے تا کہ بلا خلاف باغات اس صورت میں
 بھی مکمل اور ناقص ہو۔
 اگر جب زعم نہیں آئیں بلکہ عام
 لیا جاوے کہ اگر یہ مذہب حنفیہ
 البعض نہیں ہے بلکہ اس میں
 ای پرانی قرآن و حدیث کے ساتھ
 فی حنفی اس آیت کریمہ
 تواتر مسئلہ کی یہ تواتر کریمہ
 مسئلہ میں تواتر مذہب حنفیہ
 واقع ہیں اور لفظ فقہ مالکی
 مفسرین کے خلاف مذہب حنفی
 علماء میں تو حنفی اس آیت کریمہ

ہر دعا سے درگاہ
 ادا کی غرضی جاتی رہی اور آپ کی
 سزا آخرت کی آواز سنی
 دایم اندر قوت میں رہا پس یہاں تک
 بنیاد بنی اللہ علیہ السلام
 بادشاہ کے بوجہ پاپ سر
 تین بار سوال کرے پھر (اویسی
 تین بار دعا کرے اور تین بار دعا کرے

معلوم ہوا کہ یہی مکتوبہ مکتوبہ
 سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ایک درود سے دعا کرتے ہوئے سنا
 کہ وہ کہتا تھا اللہ علیہ السلام اس کے لئے تمام
 العبادۃ

مشکوٰۃ المصابیح کے مکتوبہ
 میں حضرت اسم سلمہ نے سے مروی ہے کہ
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ جس نے یہی مکتوبہ پڑھا تو اس کی ہر حاجت
 سے سمجھی نہیں گئے تو اس نے اللہ
 کے سے کیسے پڑھا اور اس نے اس کے
 کو اس کے پاس آنے کی خواہش کی

مخالفین اسلام نے ہمارے اس ناقصاتی اور باہمی عداوتوں کو دیکھ کر خود
 بادشاہ اسلام کے بربادی کا نہایت ہی عمدہ شگون سمجھا ہو گا ہندوؤں نے
 اپنی بتوں پر اس کے شکرا نہ میں نہیں معلوم کیا کچھ نہ چڑھایا ہو گا۔ نصاریٰ
 نے خدا کو سزا اس دین پاک اور مذہب حق کے خرابی پر بہت ہی
 نیک فال خیال کر کے اپنے حضرت مسیح کے انجیل زار پر کیا کچھ عنایت
 اور رحم بانی نہ سمجھا ہو گا۔ فروعی مسلمان میں اختلاف کچھ دوسری زبان
 میں نہیں ہوا۔ بلکہ صحابہ و تابعین باہم کثرت اختلافات ہوئے ان کے بعد تابعین
 اور تبع تابعین میں جو اختلافات واقع ہوئے۔ ہر ذمی علم اور انجیل بخوبی
 جانتا ہے۔ پھر فروعی مسائل میں باہم چاروں امام یعنی امام ابوحنیفہ اور امام
 مالک اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم جس قدر اختلافات ہوئے وہ
 آفتاب سے زیادہ روشن ہیں۔ چار مذہب حقیقی مالکی شافعی
 اور حنبلی انجیل اختلافات کا منشا ہے۔ ورنہ چوتھی صدی کے بیشتر

روایت کی ان میں سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ایضا منہ ان میں سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اس میں سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ایضا منہ ان میں سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سید الشہداء علی بن ابی طالب

الحمد لله

مجلس

١٠٠

گرتے ہیں اور نیز اس امام کی وصیت پر بموجب اس قول کو جو صحیح
 حدیث کے خلاف ہے نہیں مانتے تو ہم بڑے بتلا سے جانتے ہیں اور
 ہمارا نام منکر امید اور دشمن مجتہدین رکھا جاتا ہے کوئی یہ نہیں خیال کرتا
 کہ ایک دو عالم و مولوی کے مخالف کا کیا ذکر اگر فرضاً ساک جہان کے
 علما و فقہا جارست مخالف ہو جاوین اور عمل بالمحدیث کی وجہ سے
 انکو بھلا بُرا کہیں لیکن ہمارا قول اور فعل قرآن و حدیث کے موافق ہو تو
 ہم باخبر و ادب اس ثواب کے سزاوار ہیں جو قرآن اور حدیث پر
 عمل کرنے والے شخص کو ہو سکتا ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ خدا اور
 اس کے پیچھے رسول کی مخالفت سے بچنے کا خیال رہنا اور نہ
 الحاکمین کو قیامت کے دن اویسیکے مخالفت کا جواب دینا پڑے گا نہ
 زید و عمرو کے مخالفت کا سلم اپنا تو مذہب و مشرب ہے
 حدیث نبوی پر نام کو نہ نظر مساک انبیاء نہیں بعض

[illegible]

۱۔ شامخ دی۔ اور بیس طرح جو
 کہنے کا ایسا اثر کہ کہہ کر ہی میں
 کیونکہ اس میں دلون کے ذوق
 دیکھ کر ہی کیونکہ جانا

اجماعی (امامین) اور ان کے اصحاب
 کے ساتھ ہرگز نہیں ہوتا اور ان کے
 کے لئے ہرگز نہیں ہوتا اور ان کے
 کے لئے ہرگز نہیں ہوتا اور ان کے
 کے لئے ہرگز نہیں ہوتا اور ان کے

اسے کہ صرف امام ابو حنیفہ رحمہ کے تقلید کا پابند خیال کرتے ہیں
 اور حنین دم بھر کے لئے بالفرض اس مقام میں از روئے انصاف
 اور دیانت کے غور و تامل کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ماہ مستعمل
 سے پسینہ کرتے ہیں اور اوٹکا پڑا بہ سبب ہر وقت گرنے مار
 مستعمل کے کس قدر پاک اور صاف رہتا ہے۔ اور حضرت امام ابو حنیفہ
 کے مذہب کے مطابق ایسے شخص کی نماز کتنی وقوتوں کی صحیح
 اور درست ہوتی ہے۔ اسی طرح صد ہا مسائل میں اخیر زمانہ کو عالموں نے
 امام صاحب کا قول چھوڑ دیا اور صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد)
 یا ایک کے قول پر فتویٰ دیا اور ان عالموں پر نہ امام صاحب کے
 مسئلہ کے رد کرنا کچھ الزام ہے اور نہ تقلید چھوڑنے کا کوئی جرم۔ اور
 ہم کسی صحیح حدیث کی وجہ سے جس پر بہت سے امام اور
 مجتہد کا اتفاق ہے کسی مسئلہ میں کسی امام کے قول سے اختلاف

پر دلالت کرتا ہے اور لوگوں کے پاس
 منع ہونا لازم نہیں آتا ہے۔
 ۱۶
 اسباب سے روایت کیا گیا ہے
 میں کہ انہیں نے اسے کہا۔
 میں نے اسے کہا کہ اسے
 میں نے اسے کہا کہ اسے
 میں نے اسے کہا کہ اسے
 میں نے اسے کہا کہ اسے

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں نے اسے کہا کہ اسے
 میں نے اسے کہا کہ اسے
 میں نے اسے کہا کہ اسے
 میں نے اسے کہا کہ اسے

۴
 اس کے ساتھ ہے
 اس کے ساتھ ہے
 اس کے ساتھ ہے
 اس کے ساتھ ہے
 اس کے ساتھ ہے

ذکر الہی (مخ) جہاں اسی سے
 کسی سو سے ذرا سی یا ہزار ہا
 واسطہ کیا اور ہر سو سے یا ہزار
 شہید ہوا ہوتا ہو یا نہ ہو
 غرض ہر دو عالم کا ذائقہ ہاوی
 یا دل (و فیض) اور دہجہات (مردی
 اہل کے اور کلام کا نام کیا جاوے
 پس اس سے جامع کلام کا نام کیا جاوے
 غیر ان اور شخص (شرعی) کیا جاوے

مسئلہ ایسا ہو کہ خواہ امام ابو حنیفہ رحمہ سے اور س میں کئی روایتیں ہیں
 منیۃ المصلی کے ص ۹۰ میں ہے کہ جوڑے کے جوٹے میں امام
 ابو حنیفہ رحمہ سے چار روایتیں ہیں ایک روایت میں پنجس ہو اور
 ایک روایت میں مشکوک ہو اور ایک روایت میں مکروہ ہو اور ایک
 روایت میں پاک ہو۔ انتہی صافی المذیۃ۔ بعض
 مسئلہ ایسا ہو کہ اوس میں امام مالک یا امام شافعی کے اقوال پر
 علماء صنفیہ نے فتویٰ دیا ہے چنانچہ شرح اسپچالی میں
 جامع الفتاویٰ سے منقول ہے کہ علماء عراق اور ماوراء النہر نے
 امام مالک اور امام شافعی کے قول پر سات مسئلوں میں فتویٰ
 دیا ہے منجملہ ان کے ایک مسئلہ تقریظ (امرۃ العاقر یا کالج
 سننیں) (یعنی جس عورت کا شوہر مفقود ہو اور غائب ہو جائے
 تو چار برس کے بعد اوس عورت کو اختیار ہے کہ عدت کر کے دوسرے

شرح مشکوٰۃ (و حنفی نے در الخمار میں
 اس کو تقریر کیا ہے۔ انتہی (فیہام
 میں کی گئی ہے اسی پر قیاس کیا جاوے گا
 غیر شخص شرعی سے (الضما
 ۱۸
 مسئلہ ایک مقامات متعددہ
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے دعا اور پوچھا کہ میں چاہتا ہوں
 ہے اور متقدمین نے اور سب
 کیا ہے انتہی۔
 جامع بخاری میں ہے کہ ابن
 ابی قحافہ

جہاں سے ہر دو عالم کا ذائقہ ہاوی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 جامع بخاری میں ہے کہ ابن
 ابی قحافہ

[illegible]

ایہ اہل تشیع کے متعلق ہے۔ انہی
 اس نکتہ پر اہل تشیع کے متعلق ہے۔ انہی
 جنہوں نے اہل تشیع کے متعلق ہے۔ انہی
 جنہوں نے اہل تشیع کے متعلق ہے۔ انہی

اور جس طرح اور نقصان کے بلکہ صرف رو رعایت اور محض پاس
 خاطر اور دنیاوی فائدوں کے وجہ سے اپنے یہاں کے متفق علیہ
 مسئلہ کو چھوڑ کر دوسرے کے مذہب پر عمل کر لیا ہو اور اس پر کسی
 انکار نہیں کیا۔ العقد الفیر میں علامہ شرنبلالی حنفی تحریر فرماتے ہیں
 کہ قاضی ابو ماسم مامری حنفی قضا (شافعی) کی مسجد کے دروازہ
 پر فتوے دیتے تھے کہ موزن نے نماز مغرب کی اذان کہی پس
 قاضی صاحب فتوے دینا چھوڑ کر مسجد میں داخل ہوئے تو قضا نے
 قاضی صاحب موصوف کو اتارے ہوئے دیکھ کر موزن کو حکم دیا کہ الفاظ
 اقامت کو دو دو مرتبہ کہے (بوجہ پاس خاطر قاضی صاحب کے باوجودیکہ
 شافعی مذہب میں الفاظ اقامت کے ایک ایک بار کہے جاتے ہیں)
 اور قاضی صاحب کو قضا نے امام بنایا تو قاضی صاحب نے (مجھ پاؤ
 خدا و تعالیٰ شافعی کے اپنے حنفی مذہب کے خلاف) بِسْمِ اللّٰهِ

اب میں اس امر کی طرف متوجہ ہوتا ہوں
 کہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے اس باب میں کیا ثابت ہو گیا ہے
 کہ اس مسئلہ سے کہنا یا نہیں (اور نہ)

حلیۃ الخفا بآداب
 فی التفسیر والحدیث والفقہ
 والکلام والاصول
 والسیاق والسماع
 والاعتقاد والعبادۃ
 والسیاق والسماع
 والاعتقاد والعبادۃ

حلیۃ الخفا بآداب
 فی التفسیر والحدیث والفقہ
 والکلام والاصول
 والسیاق والسماع
 والاعتقاد والعبادۃ
 والسیاق والسماع
 والاعتقاد والعبادۃ

علی بن صالح اور محمد بن سلیمان
 جو کہ روایات پہنچے
 جو کہ روایات پہنچے
 جو کہ روایات پہنچے
 جو کہ روایات پہنچے

بکاوے اور سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
 سے نہیں ہوتی کبھی شائستگی ظاہر و باطن نہ جب تک اخذ سنت لکیر ہو کہ حضرت
 بعض مسئلہ ایسا کہ تینوں شخصوں میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اور امام
 ابو یوسف رحمہ اور امام محمد رحمہ کے خلاف پر علمائے متاخرین کے قول
 پر فتویٰ ہو اور ہمارے مسنف مزاج پکے اور سچے مقلدین اور حضرات
 حنفیہ متاخرین کے فتوے کو بدل و جان قبول کر کے تینوں کے
 اقوال کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور باوجود اسکے بھی نہایت
 دلیری اور دعویٰ کے ساتھ اپنی کو جناب امام ابو حنیفہ رحمہ کا پکا مقلد خیال
 کرتے ہیں حدایہ چھاپہ مصطفائی جلد ۲ کے صفحہ ۲۲۷ اور شرح وقایہ چھاپہ
 نوکشور جلد ۳ کے صفحہ ۱۹۹ و درمختار مع شامی چھاپہ ۱۰ جلد ۵ کے
 صفحہ ۳۵۳ میں ہے کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینا متقدمین (یعنی امام ابو حنیفہ رحمہ
 اور امام ابو یوسف رحمہ اور امام محمد رحمہ اور زفر وغیرہ) کو نزدیک

اوّل یہ تمام جو کہ شیعہ اپنی روایت
 حنفیہ یا حنفیہ متاخرین متفقہ (متفقہ) میں
 بر خلاف اسکے خبر کی روایت سفیان
 ثوری اور علامہ ابن صالح اور علی بن مالک
 اور محمد بن سلیمان چار شخصوں میں سے
 کثرت روایات دلیل ترجیح ہے

۲۳
 روایت مسند میں مذکور ہے کہ
 او کا من غالب یہ روایت ہے کہ حنفیہ سے
 حنفیہ یا حنفیہ متاخرین کی روایت کی لیکن
 کا دم اور شک کے بعد جب شیعہ
 حنفیہ یا حنفیہ متاخرین کی روایت کی جس کا ذکر مفسرین

اس حدیث کا اصل ابو یوسف
 اس حدیث کا اصل ابو یوسف
 اس حدیث کا اصل ابو یوسف
 اس حدیث کا اصل ابو یوسف

[illegible]

۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

کسی قسم کی عداوت اور کمزورت کا ذرہ برابر لوٹ نہ تھا۔ حالی

کرتے تھے شکر شریفیہ
سنگیان مجھے زیادہ یاد رکھنے والے
انتہی - (۳۱) ابو داؤد طیالسی
نے ابی حسان اعرج کے ترجمہ میں بیان
کیا کہ شعبہ جہ نے کہا کہ سنگیان
نوری روزنبا میں نش قنادہ کے

۲۷

این علم و مبین (هم)
که سنن او را در اول دوم
سه تا یک بیان کردی که یکی بخش
غایت کی تو شب سحر است از پی
معتنی یعنی تو سحر است از پی
و الله اعلم

من - افنی
احفظ (بازو بادا کے لئے)
قول - ویک کے لئے
چیل اعتبار (قول سینان ہی کا)
نورادو سکاقول غم غم ہوا
سینان سے جو خلقت کا
یوکر - یچی بن یمن کے کیا
افنی - ایضا

بجای کیا جو کہ شخص نے اس
شہین شخص کے راز پر کپڑے
سنبھال فوراً

ہزار یہ مین امام ابو یوسف رحم سے مروی ہے کہ ادھون نے
بہمہ کے روز حمام میں غسل کر کے نماز پڑھائی۔ جب نماز پڑھ کر لوگ

[illegible]

(۶) اعلام المؤمنین
 باب العالمین میں ملاحظہ فرمائیے
 کلکے میں کہ بعض سے کہا ہے
 معلوم نہیں کہ جو میں سے (ایمن) کا
 اختلاف کیا ہو (ایمن) کا
 میں کیا کباب کا افغان (۷)

وہ تھے جو اسلوبِ سجودِ اللہ کو (زور سے پڑھتے تھے اور بعض اُن
 میں وہ تھے جو اس کو زور سے نہ پڑھتے تھے۔ اور بعض فجر میں
 قنوت پڑھتے اور بعض اوس میں قنوت نہ پڑھتے اور بعض حجات
 (پچھان لگانی) اور رمان (نکسپہرٹنے) اورتے سے وضو کرتے تھے
 اور بعض اس سے وضو نہ کرتے تھے اور بعض ذکر (شرمگاہ)
 کے چھوٹنے سے اور عورتوں کو شہوت کے چھوٹنے سے
 وضو کرتے تھے اور بعض اس سے وضو نہ کرتے تھے اور
 بعض شتر کے گوشت کھانے سے وضو کرتے تھے اور
 بعض اس سے وضو نہ کرتے تھے اور باوجود اسکے بھی
 بعض اونکے بعض کے چھپی ناز پڑھتے تھے (اسلئے اقیوت
 بھی ضرور چاہئے کہ متقدمین اور المحدثین برائے تعصب اور انکار
 کے ایک دوسرے کے پیچھے ناز پڑھ لیا کریں) مثل اسکے کہ

(۶)۔ اور بھی بن سید سے کہا کہ
 محبوب نہیں ہو اور کوئی اوست
 (کسی روایت میں) اور جب اُن کے مخالف
 سیدان
 ۲۶
 قول اختیار کیا چون اور شیعہ کے
 کہ سنیان مجھے زیادہ یاد اور
 میں (۷)۔ عراقیہ شیعہ واہ میں
 علی قاری نے لکھتے ہیں کہ اس روایت
 (افغان) میں اردو متحقق ہو اور
 کیا متحقق ہو اور متحقق ہو اور
 (۸)۔ اور ابن ابی شیبہ نے روایت
 جمع میں روایت کیا ہے عمار
 کہ میں نے دو سوازیہ
 صاحبین کیا باب امام

باب ۱۰۰۰ کی روایت اور تفسیر میں
 اس میں ہم اور ان کے تفسیر
 میں جو تفسیر میں جابہ غامض
 (انہوں نے تفسیر میں جابہ غامض)
 جس سلسلہ روایت میں تفسیر میں
 جس سلسلہ روایت میں تفسیر میں
 جس سلسلہ روایت میں تفسیر میں

نماز پڑھنے پر نیکو کار اور بدکار (مسلمان) کے روایت کیا اس
 حدیث کو دارقطنی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اسی طرح بیہقی نے
 اور زیادہ کیا قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر نیکو کار و بدکار ہر نماز
 و جہاد پر پڑھو اور جہاد کرو ساتھ ہر نیکو کار و بدکار کے ہو کر پس میں نے
 پھر ٹراہم اور بناءت کہ مجھے بدکار امام کے وہ شخص بدعتی ہو اکثر
 علماء کے نزدیک - انتہی - عقیدہ ۵ مابونہ مطبوعہ مطبع لاہور
 کے صفحہ ۵۷ میں ہے کہ اہل حدیث جمعہ اور عیدین وغیرہ نمازوں کو پیچھے
 ہر مسلمان کے جائز رکھتے ہیں خواہ وہ نیکو کار ہوں یا بدکار - انتہی
 شرح عقائد نسفی میں ہے مجوز الصلوۃ خلف کل
 بیز و قاصح الخ ترجمہ جائز ہے نماز پیچھے ہر نیکو کار و بدکار کے
 دلیل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ پڑھو نماز پیچھے ہر
 نیکو کار و بدکار مسلمان کے اور اسلئے علمائے امت نماز پڑھتے

اس روایت میں غیث علیہ السلام کی روایت
 (ابو ہریرہ) نے کہا کہ میں نے اپنے پیچھے نماز پڑھی
 (ابو ہریرہ) نے کہا کہ میں نے اپنے پیچھے نماز پڑھی
 (ابو ہریرہ) نے کہا کہ میں نے اپنے پیچھے نماز پڑھی

میں نے نماز پڑھی کہ میں نے اپنے پیچھے نماز پڑھی
 (ابو ہریرہ) نے کہا کہ میں نے اپنے پیچھے نماز پڑھی
 (ابو ہریرہ) نے کہا کہ میں نے اپنے پیچھے نماز پڑھی
 (ابو ہریرہ) نے کہا کہ میں نے اپنے پیچھے نماز پڑھی

(ابو ہریرہ) نے کہا کہ میں نے اپنے پیچھے نماز پڑھی
 (ابو ہریرہ) نے کہا کہ میں نے اپنے پیچھے نماز پڑھی
 (ابو ہریرہ) نے کہا کہ میں نے اپنے پیچھے نماز پڑھی
 (ابو ہریرہ) نے کہا کہ میں نے اپنے پیچھے نماز پڑھی

نقصان نہیں لگتا اور نہ ہی
حفظ کا اہتمام کیا گیا ہے اور
جان سے محفوظ رکھا گیا ہے اور
محنت کوٹ کر لکھا گیا ہے اور

بانی کی حد تک سلیس کیا گیا
اور دعویٰ ہی دعویٰ نہیں بنی کی
تائید اور اعتبار میں ہے۔ تشبیہ کا
ایضاح و تبیین فی الکیسٹ ہونا نہایت
مستحق اور جواب دہ۔ لیکن دربار دعویٰ
میں قلمی تشبیہ کے آئین بالا اختلاف کے دریا
میں قلمی تشبیہ کے آئین بالا اختلاف کے دریا

لکھنے کے وقت اولیٰ اس بات کی خبر دی تو زحام کے نوٹین میں
ایک مرام ہوا چاہا یا گیا تو امام ابو یوسف نے کہ کتاب میں اس وقت
اپنے ہینڈ بائلے بھائیوں کے اسس قول پر عمل کرتے ہوں کہ کتاب
پانی و وقفہ کو پہنچتا ہوں تو بخیر نہیں ہوتا الا لفاظ اور جملہ ابدال کا غرض
تام ہوا۔ امام ابو یوسف نے یہ فقہ رد المحتار شرح در الھما مطبوعہ
دہلی جلد اول کے صفحہ میں بھی ہے۔ فقہ اکبر (مصنف حضرت امام
ابو حنیفہ رحمہ) مطبوعہ لاہور کے صفحہ میں ہے وَلَمْ يَلْعَنُوا لَكَ كُلَّ نَفْسٍ
وَفَاجِرٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ جَائِزًا ترجمہ نماز پڑھنا پیچھے نہ لکھو کار و بکار
مسلمان کے جائز ہے۔ انتہی منع الا زہر شرح فقہ اکبر مطبوعہ
لاہور کے صفحہ میں تا علی قاری حنفی رحمہ لکھتے ہیں۔ اَیُّ قَوْلٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ صَلَّوْا حَلْفَ كُلِّ يَزْوَجٍ اِلَى تَرْجُمَةٍ یعنی (ہر مسلمان کے
پچھے نماز پڑھنا جائز ہے) بسبب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ

یہاں سے کوئی بھی علامہ ہو تو اس کا
سبب اور اس کا اسناد سند کے
تائید کے اقوال اجماع سند کے
تائید کے اقوال اجماع سند کے
تائید کے اقوال اجماع سند کے
تائید کے اقوال اجماع سند کے

اب میں نفس اور بیان ہو چکا کہ
اگر کتابوں اور بیان میں صلح اور
خلاف روایت سنیں تو کسی کے
بیکسی حمایت علامہ ابن ماجہ اور
علامہ ابن ماجہ اور علامہ ابن ماجہ
علامہ ابن ماجہ اور علامہ ابن ماجہ

اس کی ہوتی ہوئی تو کہہ دو کہ اس امر
 میں کہ علمیت کو اپنے پیادہ والی سے
 یا نہیں سنبھالے غائب اخون سے اپنے
 جلیل القدر استاد امام بخاری سے اس
 کوئی اور پانچا اطمینان حاصل کر سکتا
 ہے یا نہیں سوال کیا کہ یہاں علمیت کے اپنے
 جواب امام بخاری اور اس کے استاد و پیادہ

کہ محمد ناز دہرلوین یا یہی کافی ہو (اور علامہ علی قاری رحمہ اللہ شرح فقہ اکبر کے
 ص ۹۲ میں فرماتے ہیں کہ اس سے منہج کی نماز چار رکعت پر بھی جس میں یقینی
 حضرت عبداللہ بن مسعود بھی تھے) سو باوجود ان باتوں کے سلف نے
 ترک جماعت جائز نہ رکھا۔ تاکہ مسلمانین کی جماعت تفرق سے محفوظ رہے
 اس واسطے کہ وارد ہوا ہو کہ جماعت رحمت ہو اور پھوٹ عذاب ہو اور
 اسبیطرف اشارہ ہو اصرار تھا اس کے قول کا **وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ**
جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔ ترجمہ اللہ کی رسی کو سب کو ہی مضبوط
 کر کے پکڑو اور تفرق نہ ڈالو۔ اور یہ بات اسی حالت پر چلی آئی۔ امام ابو حنیفہ
 اور مالک اور شافعی اور احمد اور سب مجتہدین کے زمانہ سے اب تک
 پس کسی امام سے منقول نہیں کہ اس نے مخالف فی الفروع (چھوٹے
 چھوٹے مسئلوں میں خلاف کرتے والے) میں بالجمہور رفع یدین
 کرنے والے کی اقتدا سے منع کیا ہو کیونکہ وہ حرکت اپنی تین قطعاً

۳۳
 دیکھو وہ تو اپنے بانی کے زمانہ کے
 جب شیخ ابو حنیفہ پیدا ہوا۔ اس پر امام نزدیکی
 کے کوئی حجب نہیں کی۔ اور ان پانچ اطمینان
 کے کوئی حجب نہیں کیا۔
 جب عاص کے کے سکوت اختیار کیا
 کہ امام بخاری سے کہ امام نزدیکی
 (۲) یا یہ کہ جب وہ نے اس میں تحقیق
 کو امام بخاری سے کہ امام نزدیکی اور امام
 خانہ اربعہ جو تو امام نزدیکی کے مخالف
 جو۔ استاد کی جلالت شان و منزلت
 فی الامم اور عظیمیہ عالم اور مجاہد
 لیکن میں اس اور شیخ میں کتنا
 کہ امام نزدیکی نے اس بار اپنے بانی سے

استاد امام بخاری سے اختلاف کیا

کتابین کے ساتھ بلند کر کے اور نہ
 اس کو آئینہ کر کے اور بیچ کر
 اس حدیث کو سلیم بن جبیل سے روایہ
 ابی العنبر اور وہ روایت کرتے ہیں مجھ
 میں ملتزمین داخل ہے کہ ایک نبی علی الصلوٰۃ والہ
 باب نے غائب القضاۃ علیہ السلام

جانتا چاہئے کہ امین الہما بعد ختم سورہ فاتحہ کے جمہور علما سے
 اُمت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک بلا اختلاف مسنون ہے۔
 درالمختار مطبوعہ نوکلشور کے صفحہ ۴۴ باب صفۃ الصلوٰۃ میں بغیر بیان
 سن ۲۳ کے لکھا ہوا ہے۔ اَللّٰهُمَّ لِلْعَوْدِ وَالْتَحِيَّةِ وَاللّٰمِیْنِ
 ترجمہ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ جِنَا
 اور امین (سنت ہے) ردالمحتار شرح درالمختار مطبوعہ مصر جلد اول کے
 ص ۴۹ میں اس قول کے نیچے درج ہے۔ **قوله** وَاللّٰمِیْنِ اُحْیَیْ
 قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ قَالَ فِي الْمُنْيَةِ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالصّٰلِّیْنَ قَالَ
 امین ترجمہ درمختار دہلے کا قول اور امین کہنا یعنی بعد سورہ فاتحہ
 پڑھنے کے۔ منیۃ (المصلی کتاب) میں کہا ہے اور جس وقت امام کو اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ
 کہے تو امین کہو۔ انتہی ہدایہ مع الکفایہ مطبوعہ دہلی کے ص ۵۷ میں
 ہے وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالصّٰلِّیْنَ قَالَ امین وِیَقُولُهَا الْمَوْقُوۃُ لِقَوْلِهِ

ابو اسحاق کہ سفیان کی حدیث اس بارہ
 شعبہ اور سفیان کے استادوں سے پہلے
 نے سفیان کی روایت کی ہے۔ ترمذی مطبوعہ
 حدیث کو (روایت کیا ہے) ترمذی مطبوعہ
 مطبع علوم ندوی کے ص ۵۷ کا مطبوعہ
 قائم ہے۔

اعجاز دار فہرست
 غیاد جس آواز میں
 کی ایک پست آواز سے جو
 طرقت سنا میں آواز سے جو
 من اسعد سے مجھ جانا ہے کہ
 ہاں شہر بابت اس لفظ سے
 جملہ صوفیہ جو حدیث میں واقع
 ہے۔ غیاد غیاد غیاد

۴۵

پہلی حدیث وائل بن حجرؓ کی

۳۹

کے تکرار سے روایت کی کہ اور بھون
(اور) صحیح اور معقول اور قابل عمل اور قبول اور کار
موجب نتیجہ (یعنی) نشان بن جوری (۲)
کے شنبہ کی اس صورت پر وطن کیا
چنانچہ پہلی صفحہ کے اگلے برخلاف جوری پر
الایہ دیاسی سے روایت کیا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَوَلَّى أَوَّلَ مَا تَوَلَّى

دال بن جوڑ سنہ ۱۱۵۱ ہجری
 غنی اور معدوم سے کہ قریب دہلا
 بھی نہ سن سکیں یہ مباحل
 شعیبین حنفی کہتے ہیں۔
 الا و طار بن علامہ نوکانی
 جسی زم سے بخیر کیا کہ روایت
 دال بن جوڑ سنہ ۱۱۵۱ ہجری

علیہ السلام اذ آمن الامام وامنوا الخ ترجمہ جب امام
 ولا الضالین کہے تو امین کہے اور مقتدی (بھی) اوسکو کہو بسبب
 قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جوق امام امین کہو پس تلوں
 امین کہو۔ آخر تک اکثر کتب فقہ حنفیہ میں اسبطر علی روایتیں موجود
 ہیں جسے بخوبی ثابت ہوتا کہ امین کہنا سنون ہو۔ علما میں اختلاف
 صرف آستہ یا زور سے امین کہنے کی بابت ہو اور ہر ایک فریق اپنی اپنی
 دعویٰ پر دلیلین قائم کرتا ہر مگر اس میں شک و شبہ نہیں کہ زور سے
 امین کہنے کی حدیثیں ارجح اور بہت ہی صحیح اور نہایت ہی ثابت ہیں آستہ
 امین کہنے کی حدیث سے۔ تمام احادیث مرفوعہ اور آثار موقوفہ اور
 اقوال ائمہ مجتہدین اور علما سے محققین جو اس باب میں منقول ہیں
 سب کو نقل کرنا اور احاطہ بخیرین لانا اشکال اور دقت سے خالی نہیں
 مگر سنت نبوی پر عمل کرنیوالوں کے لئے کسی قدر بیان کرنا ضروریات سے

علیہ السلام اذ آمن الامام وامنوا الخ ترجمہ جب امام
 ولا الضالین کہے تو امین کہے اور مقتدی (بھی) اوسکو کہو بسبب
 قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جوق امام امین کہو پس تلوں
 امین کہو۔ آخر تک اکثر کتب فقہ حنفیہ میں اسبطر علی روایتیں موجود
 ہیں جسے بخوبی ثابت ہوتا کہ امین کہنا سنون ہو۔ علما میں اختلاف
 صرف آستہ یا زور سے امین کہنے کی بابت ہو اور ہر ایک فریق اپنی اپنی
 دعویٰ پر دلیلین قائم کرتا ہر مگر اس میں شک و شبہ نہیں کہ زور سے
 امین کہنے کی حدیثیں ارجح اور بہت ہی صحیح اور نہایت ہی ثابت ہیں آستہ
 امین کہنے کی حدیث سے۔ تمام احادیث مرفوعہ اور آثار موقوفہ اور
 اقوال ائمہ مجتہدین اور علما سے محققین جو اس باب میں منقول ہیں
 سب کو نقل کرنا اور احاطہ بخیرین لانا اشکال اور دقت سے خالی نہیں
 مگر سنت نبوی پر عمل کرنیوالوں کے لئے کسی قدر بیان کرنا ضروریات سے

(از چہجی اس کی کتابیں الوداع میں جو
 کہ سفیان کی روایت صحیح دینی تھی
 واسطے کہ دو شخصوں نے سفیان
 کی متابعت کی کہ بخلاف شعیب
 اسی وجہ سے بخیر کیا کہ روایت
 سفیان کی روایت کی نسبت بخیر
 کیا کہ روایت کی نسبت بخیر
 کیا کہ روایت کی نسبت بخیر
 کیا کہ روایت کی نسبت بخیر

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ اس حدیث میں
 ابن عمر کے روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جو شخص اس حدیث کو پڑھے وہ اپنے گناہوں سے
 بخشا جائے گا۔ (صحیح بخاری)

نمبر ۳۔ بروایت علی بن مالک بن مرثد عن محمد بن عبد اللہ بن
 ولید عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال: من قرأ هذه الآية من كتاب الله لم يزل الله
 يرفقه بها إلى يوم الدين. (روایت ابن جریر سے)
 میں نقل کر گئی ہے۔

نمبر ۴۔ بروایت علی بن مالک بن مرثد عن ابن عمر
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قرأ
 هذه الآية من كتاب الله لم يزل الله يرفقه بها
 إلى يوم الدين. (روایت ابن جریر سے)
 میں نقل کر گئی ہے۔

نمبر ۵۔ بروایت شعبہ عن أنس بن مالك عن رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قرأ هذه الآية من كتاب الله
 لم يزل الله يرفقه بها إلى يوم الدين.

یہ حدیثیں صحیح ہیں اور ان میں کوئی شک نہیں ہے۔
 ان حدیثوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے۔
 ان حدیثوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے۔
 ان حدیثوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے۔

ان حدیثوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے۔
 ان حدیثوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے۔
 ان حدیثوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے۔

ابن ابی شیبہ کی روایت سے موافق ہے۔
 ابن ابی شیبہ کی روایت سے موافق ہے۔
 ابن ابی شیبہ کی روایت سے موافق ہے۔

۱۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا (اور حسن بھی کہا اور دارقطنی نے
 اس حدیث کو صحیح کہا) اور ابو داؤد نے (بھی اس حدیث کو روایت
 کیا) اور دارمی نے (اس حدیث کو ان لفظوں کے ساتھ روایت کیا کہ
 اتخفرت امین کے ساتھ اپنی آواز بلند فرماتے تھے)۔

نمبر ۲۔ ایضاً بروایت امام سفیان ثوری سنن ابو داؤد
 مطبوعہ مطبع دہلی کے ۱۳۲۴ھ میں جو عن وائیل بن حجر قال
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ وَلَا النَّصَاءَ
 قَالَ أَمِينَ وَرَفَعَ يَدَا صَوْتَهُ تَرْجُمُهُ دَالِ بْنِ جَرْمٍ مِنْ رِوَايَةِ
 جَرْمٍ رَوَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَلَا النَّصَالَيْنِ يَرْحُتُ تَو
 امین کہتے اور اس کے ساتھ اپنی آواز بلند فرماتے۔ (حافظ ابن جریر
 نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور دارقطنی نے اس حدیث کو
 صحیح کہا)۔

سفیان بن یزید کا یہ قول
 میں نے بھی سفیان کا یہ قول
 دیکھا ہے سفیان کا یہ قول
 دیکھا ہے سفیان کا یہ قول
 دیکھا ہے سفیان کا یہ قول

۱۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا (اور حسن بھی کہا اور دارقطنی نے
 اس حدیث کو صحیح کہا) اور ابو داؤد نے (بھی اس حدیث کو روایت
 کیا) اور دارمی نے (اس حدیث کو ان لفظوں کے ساتھ روایت کیا کہ
 اتخفرت امین کے ساتھ اپنی آواز بلند فرماتے تھے)۔

ابن ابی شیبہ کی روایت سے موافق ہے۔
 ابن ابی شیبہ کی روایت سے موافق ہے۔
 ابن ابی شیبہ کی روایت سے موافق ہے۔

باب تین عقیدہ بن دال سے زور ہو
 مینا سے روایت کیا کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
 میں جب پہلے سجدہ کیا تو
 علیؑ نے کہا کہ اے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم! اے اللہ
 کی طرف سے بھیجا ہوا
 رسول! میں نے تجھے
 پہچان لیا ہے۔

سے آئین کے ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی۔ افسہ
 ترمذی کے مؤلف میں حدیث نمبر ا کے بعد یہ عبارت ہوئی
 النَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ الْخَثَرِ ترجمہ آئین بالمجر کے باب
 میں حضرت علیؑ و ابو ہریرہؓ سے (بھی) حدیثیں مروی ہیں۔ ابو عیسیٰ
 ابن ابی شیبہ نے کہا کہ وائل بن حجر نے حدیث حسنہ اور اسی پر عمل
 الشراہل علم حضرت کے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کا کہتے ہیں
 کہ بلند کرے آدمی اپنی آواز آئین کہنے کے ساتھ اور آئین کو پوشیدہ
 نہ کہے اور یہی قول ہے دو نون امام شافعی اور احمد بن محمد بن حنبل
 جن کا جنلی نام مشہور ہے اور امام مالک کا مقتدی کے حق میں
 تو زور ہے۔ آئین کہا ہے اور امام کے لئے اوسر دور و استین
 ہیں اور اسحاق (اور مالکی اور شافعی اور حنبلی نمبر کے تمام علما
 اور محققین حنفیہ کا اور یہی قول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

کیا اس حدیث کو احمد اور دارقطنی اور
 حاکم اور ابویعلیٰ اور طبرانی اور بیہقی
 کہا دارقطنی نے کہا کہ ابی جابر نے یہ حدیث
 کہنے اس روایت میں ہے۔ ہم نے کہا کہ یہ
 سفیان ثوری نے اس حدیث کو بیہقی
 کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۵

اور ابو داؤد اور ابی یاسی سے منقول ہے
 روایت سفیان ثوری کے روایت کیا ہے
 ابی داؤد اور ابی یاسی سے منقول ہے
 کی روایت ابو داؤد اور ابی یاسی سے منقول ہے
 اور نعل کیا جاری اور ابو داؤد سے کہ

کی روایت سے بہت صحیح ہے
 بخلا اس کو دوسرے روایت سے
 ثوری کی روایت سے کہ رسول اللہ
 اس لفظ سے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
 میں دو آئین زور سے کہی
 اٹھا۔ ابن عباس نے

اس حدیث کو سنائی۔ یہ روایت کیا ائمین لفظوں سے ص ۵۸
میں درخیز اس لفظ سے نبی اکابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سورہ فرقہ تک مکرر فرمایا ہے۔ تو ثابت ہوا ہے۔ سے آمین کہی) وکیع بن
زہبانی کے حدیث کو۔ اور زہبی نے عبد الجبار کی حدیث کو اس
لفظ سے روایت کیا کہ: روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین
کے ساتھ الحمد للہ اور کہ: اس حدیث کو دارقطنی نے صحیح جمعی کہا ہے۔
تکبیر ۶۔۔۔ برائت محمد بن مسلمہ۔ نصب الایہ کے ۱۹
میں عافیا ہمارا لایہ زہبی نے سنائی اور یحییٰ بن یحییٰ نے منہج بن عقیل
اور عبد الرحمن بن ابی ماریہ کے لفظوں میں روایت کی ہے۔ زہبی
سے جو محمد بن مسلمہ بن ابی اسد (دایں بن حجر حری حدیث کو) مش
سفیان کے (۱) نمبر ۱ میں مکرر ہوئی) بیان کیا ہے (یعنی اس لفظ
وَمَا فَعَصَاكَ يَا مَعْشَرَ تِلْكَ الْأُمَّةِ سَرَّحْتُمْ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور اوس سے کہہ دو ان کے لئے کہ میں نے تم کو
کہا تھا کہ اگر وہ اور اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ
میں آئے تو میں ان کو روک دیتا ہوں۔
اس وقت اس قول سے کہ وہ اور اپنے کچھ
دوستوں کے ساتھ آئے تو میں ان کو روک دیتا ہوں۔

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

روایت صحیح ہے سندوں میں
اسی لئے اس میں کچھ فرق ہے
میں کچھ فرق ہے اس میں
میں کچھ فرق ہے اس میں
میں کچھ فرق ہے اس میں
میں کچھ فرق ہے اس میں

یہ حدیث بھی پاسندوں سے روایت کی گئی ہے۔

نمبر ۸ بروایت سعید بن سب اور ابی سلمہ بن عبدالرحمن وغیرہ
مشکوۃ المصابیح کے مکین ہر عن آبی ہر کذا
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ إِمَامٌ
فَأَمَّنُوا فَإِنَّهُمْ مَوَاقِفٌ تَامِيَةٌ تَامِيَةٌ لِللَّهِ غُفْرَانُهُمَا
فَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمَا عَلَيْهِ تَرْجُمَةً

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتدین
کے لئے) فرمایا کہ جو قوام امین کہے پس تلگوں (بھی) آمین
کہو بیشک جس شخص کا امین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ
موافق ہو جائیگا (خلاص اور عدم ریا اور عجب میں) تو اس کے پیشتر گناہ
بخش دی جائیگی۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے (یعنی بخاری و مسلم نے روایت
کیا ہے) اور ایک روایت میں ہے کہ جب امام غبار الغصوب

یہ حدیث صحیح ہے سندوں میں
اسی لئے اس میں کچھ فرق ہے
میں کچھ فرق ہے اس میں
میں کچھ فرق ہے اس میں
میں کچھ فرق ہے اس میں
میں کچھ فرق ہے اس میں

علاء اللہ علیہ السلام ہرگز کے لئے اسے
ادب و خشوع کے لئے اسے اس کا
تسبیح کہ اس کی توفیق سے اس کا
میں دم نہیں ہوا اور ان تمام روایات سے
جس میں وہی اعتبار کہ یہ ہر باب و جمہور
کے اسی کو کہہ رہی ہیں تب بھی شہرہ کی حد
کی حد نہیں ثابت ہوئی اور اس میں

اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں

ہوا سے ایک بوٹ ملنے سے کچھ
 پیغمبر کا دی شہیدین (کوی ہون
 ی نہیں اور وہ بھی منع ہے۔
 الحارث بن ابی اسلمہ
 کہ طیار بن ابی اسلمہ کا کردار
 میں کہیں اسباب مذکور
 (دیکھو خاکہ نمبر ۱۰)

عبد العظیم سندری - ابن سید الناس - ابن تیمیہ - ابن القیم -
 محمد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس - ابن حجر عسقلانی - قاضی شوکانی
 یحییٰ اور تمام متقدمین و متاخرین محققین فقہاء و محدثین رحمہم بالاتفق
 وائیل بن حجر بن عسقلانی کے حدیث کو صحیح کہتے ہیں - اور حاکم نے تو اس
 حدیث کو بخاری اور مسلم کے شرط کے موافق صحیح کہا ہے - اور
 نسائی - دارمی - ابن ماجہ - احمد - وکیع - طبرانی - ابن حبان
 وغیرہ محدثین رح اپنی اپنی حدیث کی کتابوں میں وائیل بن حجر بن عسقلانی
 اس حدیث کی روایت کرتے ہیں -

عرض اگر وائیل بن حجر بن عسقلانی حدیث امین بالجہر اور شعبہ کی
 روایت بالاخفا سے کامل تحقیق اور کما حقہ آگاہی منظور ہو تو
 رسالہ حاشیہ مسمیٰ بعمدہ البراہین کو ضرور ملاحظہ فرمائے -

دوسری حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی

ابن سید الناس - ابن تیمیہ - ابن القیم -
 محمد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس - ابن حجر عسقلانی - قاضی شوکانی
 یحییٰ اور تمام متقدمین و متاخرین محققین فقہاء و محدثین رحمہم بالاتفق
 وائیل بن حجر بن عسقلانی کے حدیث کو صحیح کہتے ہیں - اور حاکم نے تو اس
 حدیث کو بخاری اور مسلم کے شرط کے موافق صحیح کہا ہے - اور
 نسائی - دارمی - ابن ماجہ - احمد - وکیع - طبرانی - ابن حبان
 وغیرہ محدثین رح اپنی اپنی حدیث کی کتابوں میں وائیل بن حجر بن عسقلانی
 اس حدیث کی روایت کرتے ہیں -

ابن سید الناس - ابن تیمیہ - ابن القیم -
 محمد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس - ابن حجر عسقلانی - قاضی شوکانی
 یحییٰ اور تمام متقدمین و متاخرین محققین فقہاء و محدثین رحمہم بالاتفق
 وائیل بن حجر بن عسقلانی کے حدیث کو صحیح کہتے ہیں - اور حاکم نے تو اس
 حدیث کو بخاری اور مسلم کے شرط کے موافق صحیح کہا ہے - اور
 نسائی - دارمی - ابن ماجہ - احمد - وکیع - طبرانی - ابن حبان
 وغیرہ محدثین رح اپنی اپنی حدیث کی کتابوں میں وائیل بن حجر بن عسقلانی
 اس حدیث کی روایت کرتے ہیں -

بحث از زبان و ادب

۱۰۰

میں نے اسے دیکھا تھا۔

سندھ کے نام سے

میں بیان کرتی تھی
تو حال اور بیوقوفی کا
نہا حال ہے

رفع صوته وقال آمين. هذا الإسناد لأحسن ترجمه

ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورہ فاتحہ کے پڑھنے سے فارغ ہوتے تو اپنی آواز بلند کر کے آمین کہتے۔ (امام دارقطنی

کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔ اعلام

اراقطنی نے اس ریت کیہ حسن کہا اور کہا نے بھاری و سلم کے شرط کے موافق کہا۔ از یہی حق نے حسن و اویحیح ہا۔ اور ترمذی

نے بھی اسکے حسن سونیکے طرف اشارہ کیا۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے محدثین کے حسن اور صحیح کہنے کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور قاضی شوکانی

مالی بھی اس حدیث کے صحت کو مانتے ہیں۔ پھر اس حدیث کے حسن صحیح ہونے میں کیا کلام ہے۔ اور اس حدیث پر عمل کرنے میں بخیر جواب

بر تعلیقہ شخصی کے کونسا عذر اور حلیہ ہو سکتا ہے۔

نمبر ۱۰ بروایت ابی سلمہ دوسری سند کہ ساتھ دارقطنی میں ہے

۵۱

آمین بے لکھ کے کہیں جس سے آئین باطن
کل ہو توں پر وجہ اسق و کایا
وفز پنی فریاد اور لغزش وسط
و موع اعراف کا در زمین تیرن میں
آباد اس سے وہ نہیں جو سکدی
حضرت اسماعیل سنت غلی میں پروا
بیچکہ اعترافات دایمہ سکد
بالغیب جاوید

دُعا حَسَن و تَرْجِمہ
 سلم جب سورہ فاتحہ کے پڑھنے
 میں کہتے - (امام دارقطنی
 اعلام
 نے بحاری و مسلم کے شرط
 صحیح ہا - اور ترمذی
 و حافظ ابن حجر رحم
 تے ہیں - اور قاضی شوکانی
 - پھر اس حدیث کے حسن
 پر عمل کرنے میں بجز حجاب
 سند کے ساتھ - دارقطنی کے

[illegible]

رفع صوفی
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے فارغ
کہتے ہیں
دارقطنی۔
کے موافق
نے جی
محدثین کے
یانی جی
صحیح ہو۔
کبر تقلید شخص
نمبر

روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے

روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے

عَلَیْکُمْ وَلَا تَلْمِزُوا الْمُؤْمِنِينَ
 فرشتوں کے قول سے موافق ہو جائیگا اور سب اگلی گناہ بخش دی جائیگی
 یہ بخاری کا لفظ ہے اس حدیث کو امام بخاری اور شاہی نے مقتدی کے
 زور سے آمین کہنے کے باب میں روایت کیا ہے اور صحیح مسلم
 میں بھی ایسا ہی ہے اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ جب پڑھنے
 والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ بیشک فرشتے آمین کہتے
 ہیں پس جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ موافق
 ہو جاتا ہے تو اس کی اگلی گناہ بخش دی جائیگی اور سب اگلی گناہ بخش دی جائیگی

نسیم برور
 دارقطنی میں ہے
 صلی اللہ علیہ وسلم إذا قرأ من القرآن

روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے

روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے
 روایت منقولہ سے روایت کیا گیا ہے

(Handwritten signatures)

روایت ہے فقیر محمد سے اوغنون نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہؓ کے پیچھے نماز پڑھی تو اوغنون نے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھا پھر سووا فاتحہ پڑھی یہاں تک کہ جب پونے غنیر المغضوب علیہم **وَالضَّالِّیْنَ** پر تو آمین کہی (زور سے) اور جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب سلام پھیرا تو کہا تم یہ اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب سے زیادہ میں مشابہ ہوں نماز میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انتہی۔ اس حدیث کو ابن خزیمہ (اور دارقطنی نے کئی سندوں سے اور بخاری نے تعلیقاً اور مسلح اور حاکم اور بیہقی اور ابن الہادی اور ابن حبان وغیرہم) نے بھی روایت کی ہے۔ دیکھو بلوغ المرام من ادلة الاحکام مطبوعہ مطبع فاروقی کے ص ۱۸۰ کو۔ **مغضب الراہ** میں حافظ جمال الدین زلیعی (رحمہ اللہ)

سمن زونوی مولوی اسلام احمد بیگ
فوجین بنارین (بنیاد بن عمر و بیگ)
اس امکی نصیر کدی یکم سوزار
سنن زونوی سک جنین غابین سن
دوملا ۲۴، دوفرو کو علا ویدین
دوملا ۲۵، ۲۶

بنیاد پر یہ سب کثرتوں کا فضل ہے کہ
ایسی ہی کتابوں میں کہیں اس کذاب
مفسر اور صاحب صحاح شریف
عربی سے نکال کر وہ کذاب ہے۔
بین مضاف شمس الدین دہلی
بنی القیمہ القدسی ہجری

نمبر ۱۱ بروایت نعیم محمد رح - سنن نسائی مطبوع
 مطبع احمدی دہلی کے مشین پر۔ عَنِ نَعِيمِ الْجَمْعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ
 وَرَأَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأَمْرِ
 الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ غَيْرَ الْغَضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قُلْ
 آمِينَ قَالَ نَاسٌ آمِينَ يَقُولُ كَمَا مَجَّدَ اللَّهُ الْكَبْرَ إِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ
 فِي لَا تُشْفِقُ قَالَ اللَّهُ الْكَبْرَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي فَتَنَنِي بِهِ إِنِّي لَأَشْهَبُهُمْ
 مَلُوءَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمُهُ

یہ علامت میران غزوری البسیر قرصین
اور علامت قائم کہ سنے یاد نیرن زبان جرح
خفا صد سنے کل را دیان صلی صلی سنے
تو چشمہ کے گناہ تمام ذوالنور انور

۵۲

اگر کہ از باب بنار را دی صاحب ستر کو
میر سنے تو درون حشرات اچھا نقیبہ کہنے
اچھوڑ کر مرکز کر کے لیکن آج کے قیام کے
کوئی کہنے سے یقیناً سلیم کو
از باب بنار تو فریادی کے راوی ہی نہیں
فریادی اور کل صاحب

ادرو بندر توبه
کے راوی ہیں اور ان کا نام
نہایت ہے

(یعنی جب ہم سے اور کسی سے اس کا ذکر نہ ہو تو اسے کہتے ہیں کہ اسے کوئی خاص مقام نہیں ملے گا جیسا کہ بعض نے کہا ہے۔
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حق کو چھوڑ دے تو اسے کوئی خاص مقام نہیں ملے گا۔
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حق کو چھوڑ دے تو اسے کوئی خاص مقام نہیں ملے گا۔

میں عرض کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اپنے حق کو چھوڑ دے تو اسے کوئی خاص مقام نہیں ملے گا۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال امین حتی یسمعہا اهل الصفت
 الاول فیکبر بقلیہا المسجید ترجمہ ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ
 میں نے کہا کہ لوگوں نے (زور) سے آمین کہنا چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتے تو (زور) سے آمین کہتے یہاں تک کہ پہلی صف والے لوگ اسے سن لیتے اور مسجد اس سے بھری جاتی۔ انتہی۔
 اس حدیث کو ابو داؤد نے اپنی سنن کے ص ۱۳۱ میں بہ تغیر بعض الفاظ کے روایت کیا ہے۔

جمیل

رفع اصوات بل حاتی حتی مسجدی
 اس طرح کہتے تھے آپ اور صحابہ آمین

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حق کو چھوڑ دے تو اسے کوئی خاص مقام نہیں ملے گا۔
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حق کو چھوڑ دے تو اسے کوئی خاص مقام نہیں ملے گا۔
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حق کو چھوڑ دے تو اسے کوئی خاص مقام نہیں ملے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حق کو چھوڑ دے تو اسے کوئی خاص مقام نہیں ملے گا۔
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حق کو چھوڑ دے تو اسے کوئی خاص مقام نہیں ملے گا۔
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حق کو چھوڑ دے تو اسے کوئی خاص مقام نہیں ملے گا۔

اور کسی سے کہیں کہ میں نے اپنے
 ہاتھ سے اس کو مارا ہے۔
 اور کسی سے کہیں کہ میں نے اپنے
 ہاتھ سے اس کو مارا ہے۔
 اور کسی سے کہیں کہ میں نے اپنے
 ہاتھ سے اس کو مارا ہے۔

نمبر ۱۔ العلق التین فی اثبات الجہر بآمین۔ مطبع

مطبع محمدی لاہور کے مسد میں ہو کہ (محدث) ابن عدی نے (اپنی)
 کتاب (کامل میں) ابو ہریرہ رضی سے روایت کیا ہو کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ حَسَدٌ كَلْبٌ**
حَلَى ثَلَاثَةِ إِفْشَاءِ السَّلَامِ وَأَقَامَةِ الصَّغْفِ وَأَمِينٍ تَرْتَجِمُهُ
 بیشک یہود مسد کرنے والی قوم ہیں تین چیزوں پر تم سے اور انھوں نے مسد کیا
 (اول) سلام کے پھیلانے اور (دوم) صف کے قائم کرنے اور
 (سوم) آمین پر۔

نمبر ۲۔ (بند دیگر) رفع الایادی فی الدعاء

عقب الصلوة وأوان الرخاء مطبوعہ مطبع احمدی پشکوشا میں ہو۔
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجَالٌ يَدْعُونَ النَّاسَ إِلَى أَقْوَالِ خَبَائِرِهِمْ

اور کسی سے کہیں کہ میں نے اپنے
 ہاتھ سے اس کو مارا ہے۔
 اور کسی سے کہیں کہ میں نے اپنے
 ہاتھ سے اس کو مارا ہے۔
 اور کسی سے کہیں کہ میں نے اپنے
 ہاتھ سے اس کو مارا ہے۔

بجی اور صفیان قوری دوسرے شاگرد
 بنندہ کے استاد اور امام ابو جعفر
 ابن۔ اسمعیل بن ابی خالد اور

وہ جو ان کے استاد اور اسحاق اور ابی
 مہدی اور ابو اسحاق اور ابی
 الدینی وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ اور یہ
 جسے فقہانہ میں ابی احمد نے

فرمایا کہ میری کتاب میں ابی احمد نے
 نہیں دیکھا (دیکھو نزدیکی مصنف کو)
 اور ابی حسین نے کہا کہ مجھے نہیں

ابن ماجہ اور ابی احمد نے کہا کہ مجھے نہیں
 مانی انھوں نے انھیں۔ انتہی
 عبد الرحمن بن عبد

نمبہ ۱۰۔ بروایت ابن شہاب رحمہ اللہ المتقی من اخبار العظمیٰ
 مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۹۹ میں بعد حدیث نمبر ۸ کے
 ہو۔ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ آمِينَ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَهُ يَذْكُرُ قَوْلَ
 ابْنِ شَهَابٍ تَرْجِمُهُ ابْنُ شَهَابٍ نَعَى كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِينَ كَيْتَ تَحْتَهُ۔ اِس حدیث کو ایک جماعت (یعنی امام احمد

[illegible]

سید احمد علی خان صاحب
 اقدس اور عارفانہ دربار دارالحدیث
 و محبت بلوچہ صاحبکے بیٹے کی خدمت
 میں ازربلایات و احوال و دارالحدیث
 دارالحدیث میں ازخانہ احوال و دارالحدیث
 سید احمد علی خان صاحب
 اقدس اور عارفانہ دربار دارالحدیث
 و محبت بلوچہ صاحبکے بیٹے کی خدمت
 میں ازربلایات و احوال و دارالحدیث
 دارالحدیث میں ازخانہ احوال و دارالحدیث

اس وقت میں کی بن سید
اردو اور لاہور کے درمیان
سید بن کیل کے شاگردین اور اس
آپس کے شاگردین اور اس
شخصوں نے کی ہے۔ اگر کی بن سید
معاذ تو ہوا کی بن سید اور اس
کے بن سید کے شاگردین اور اس
سے اور اس وقت میں اور اس
نقدان میں اور اس

۱۱۵۰ مکتبہ دارالعلوم دیوبند
 ۱۱۵۱ مکتبہ دارالعلوم دیوبند
 ۱۱۵۲ مکتبہ دارالعلوم دیوبند
 ۱۱۵۳ مکتبہ دارالعلوم دیوبند
 ۱۱۵۴ مکتبہ دارالعلوم دیوبند

بیان قوی
 آپ کے تلامذہ

عرصہ ہے کہ اسکا ظہور ہو چکا تھا۔ لیکن اس زمانہ میں اسکا پورا پورا
 ظہور ہو گیا۔ کیونکہ یہ بات آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ متعصبین
 امام کے پیچھے آمین کہنے سے سخت نفرت اور حسد کرتے ہیں اور
 شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سہلوان میں ایک
 عالم (یا امام یا مجتہد) کے قول و فعل پر عمل کرنا واجب اور لازم ٹھہرتے
 ہیں اگرچہ اس عالم کا قول میرے اور مناف مان حدیث صحیح کے
 خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ حدیث جو ایک معصوم صاحب دینی اور کتاب کا
 کلام پاک ہے اور میں رد و دفع اور تاویل کی گنجائش روا اور جائز بلکہ
 واجب اور لازم ہو اور بوجہ حمایت و طرفداری غیر معصوم عالم (یا امام
 یا مجتہد) کے قول کے نہایت زور و شور سے حدیث کے صحت و
 منفع کی بابت بحث کر کے صحیح صحیح حدیثیں ضعیف ٹھہرا کر ساقط العمل
 والا اعتبار کر دیتے ہیں اور متفق علیہ حدیثیں زیر و بر کے مقابلہ میں مردود

ہیں۔ اصحاب صحیح سے غلطی پرانی صحیح
 دین میں آپ سے روایت میں ہیں۔
 اور سیفان سے میں بزرگ شخصوں سے
 روایت کی ہے۔ کہاں باریک سے کیجیائے
 سے زیادہ فضیلت واسطے
 ۵۰
 جنت کی بات (حدیث کی) انہی کی
 جلی جلی کہا کہ خیال جس سے کہتے ہیں
 اس سے یاد کی جاتی ہے۔ غیب سے
 کیا خیال توری میں منجملہ یہ ہیں
 ملکہ جہنم کے لئے تلقین اور فیصلہ
 بعض علماء و محدثین (حدیث) کے
 ساتھ ایسی باتیں جمع کیا ہے۔ انہوں

جامع الاصول میں
 ابن الرسول میں مافظہ ام نہیہ
 خیر ہی نے لکھا کہ سنیاں توری
 کوئی سید کے بیٹے سرفراز کے
 خاندان خلوتات کے قریب تھیں
 سکون نے آدھی بیداری اور دم

[illegible]

سید محمد علی دینوری
مدرسہ اسلامیہ
کراچی

اور بخاری و مسلم و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ (نے روایت کیا مگر
ترمذی نے ابن شہاب کا قول نہیں ذکر کیا) اس حدیث کو امام لکھ
نے بھی اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔ مگر نسائی اور ابن ماجہ کے موجود

لنسخہ میں ابن شہاب کی یہ حدیث مجھے نہیں ملی (تنبیہ
بڑے بڑے مجتہدین اور ائمہ مثل امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ اور
بڑے بڑے محدثین مثل امام بخاری اور امام مسلم والبوداؤد
وترذی وابن ماجہ ولسانی ودارقطنی وبیہقی وابن حبان وابن خزیمہ
ومعاف ابن تیمیہ ومعاف ابن القیم ومعاف ابن الجوزی وغیرہم میں سے اکثر
بعض احادیث نمبری ۸ و ۱۱ و ۱۲ سے آمین بالجہر ہی مراد لیتے
ہیں اور ان میں سے اکثروں نے اپنی اپنی کتابوں میں ان حدیثوں کو
ذکر سے آمین کہنے کے باب میں ذکر کیا ہے قسطلانی شرح
صحیح بخاری کے ص ۸۷ اور فتح الباری کے ص ۲۱۶ میں ہے

علی حینہ کے نزدیک
 یوحنا کی اتباع جمع کی تھی
 مسلم البوث اوراد کی شاخ
 کتب اصول فقہ حقیقین کی
 ساتھ ہی میں نہیں ہو کر
 کی روایت کو ہم علم میں
 ادسکو ادھ سے
 اشقی -

۶۰

اولیٰ پیر کر کے اس کا غنہ مطلقاً دو مہر کے
 پیر کا غنہ مطلقاً ایک مہر ہو۔
 جو مہر کرے اگر کسی فریق سے
 نہ کرے اس سے نوادہ کا غنہ تشکیل
 ہو۔ (اور پہلے مہر تکمیل کی قیامت
 فریقین مختلف نہیں ہو کر اگر دو فریقوں
 کا مہر ہو کر اگر اس میں سے

درود سے تکرار کرنے والے (ادب)
 حضرت علیؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے
 میں نے اس حدیث کی سند کو تصدیق کیا ہے

نمبر ۱۴ سنن ابن ماجہ کے کتاب امین و عن
 یحییٰ بن خالد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
 قال ولا الضالین قال امین ترجمہ روایت ہے (امیر المؤمنین
 حضرت علیؓ) سے کہ امین نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ جب ولا الضالین کہتے تو امین (زور سے) کہتے (نہی) -
 اس حدیث کو ابن ماجہ نے زور سے امین کہنے کے باب میں روایت
 کیا ہے اس حدیث کو تمام راوی ثقہ ہیں -

نمبر ۱۵ اعلام الموقعین عن رب العالمین کے
 مثال ۵۹ میں ہے کہ حضرت علیؓ کے حدیث کو صحیحی نے
 ان لفظوں کے ساتھ (بھی) ذکر کیا ہے عن علیؓ ان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ ولا الضالین دفع
 صوتاً یامین ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کب تک

یہ حدیث اس حدیث کی سند صحیح ہے
 میں نے اس حدیث کی سند کو تصدیق کیا ہے
 میں نے اس حدیث کی سند کو تصدیق کیا ہے

اس حدیث کی سند صحیح ہے
 میں نے اس حدیث کی سند کو تصدیق کیا ہے
 میں نے اس حدیث کی سند کو تصدیق کیا ہے

اس حدیث کی سند صحیح ہے
 میں نے اس حدیث کی سند کو تصدیق کیا ہے
 میں نے اس حدیث کی سند کو تصدیق کیا ہے

حضرت نوح علیہ السلام کی تعلیم کے بارے میں
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم کے بارے میں
 حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تعلیم کے بارے میں
 حضرت یوسف علیہ السلام کی تعلیم کے بارے میں
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کے بارے میں
 حضرت داؤد علیہ السلام کی تعلیم کے بارے میں
 حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعلیم کے بارے میں
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کے بارے میں
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے بارے میں

کوسماع پر جموں کرنا جائز ہے
 اکابر دین کی زبردستی اس حدیث کی
 مٹا دی اور اسی لئے اس حدیث کی
 مشہور تصنیف و تصویب کرنے میں
 امام بخاری و امام ابوداؤد و امام
 مسلم و امام ترمذی نے اس حدیث کو
 صاف صاف معلوم کر لیا ہے کہ اس حدیث
 کو مٹا دیا جائے

الکفر فی حدیث روایت کرنے میں اور
 راوی اپنے اسناد سے حدیث کو
 دیکھ کر اسناد سے حدیث کو
 سماعت پر جموں کرنا جائز ہے
 اس حدیث کی روایت کرنے میں
 امام بخاری و امام ابوداؤد و امام
 مسلم و امام ترمذی نے اس حدیث کو
 صاف صاف معلوم کر لیا ہے کہ اس حدیث
 کو مٹا دیا جائے

کی کہ جب آئین کہتے (تو عبد اللہ) ابن عمرؓ ان کے ساتھ (زور سے) آمین
 کہتے تھے اور اسکو سنت (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے تجویز
 لرتے تھے انتہی۔ اور بیعتی نے دعوات کیر میں روایت کی کہ کہ
 كَانَ بَنُ عُمَرَ إِذَا خَتَمَ أُمُّ الْقُرْآنِ يَقُولُ آمِينَ ترجمہ ابن عمرؓ
 جب سورہ فاتحہ ختم کرتے تو آمین کہتے تھے انتہی (رفع الایادی)

۲۵۔ - پانچویں حدیث بلال رضی اللہ عنہ کی

نمبر ۲۲ سنن ابوداؤد کے ص ۱۳۳ میں ہر عن بلال رضی اللہ عنہ
 أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْتَقِي
 بِأَمِينٍ ترجمہ بلال (وزن نبوی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اوھو
 کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہنے میں آپ مجھ سے
 نہ کیجئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قول سے ظاہر یہی معلوم ہوتا
 ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین باواز بلند کہتے تھے -

ایک روایت میں ہے کہ
 امام بخاری و امام ابوداؤد و امام
 مسلم و امام ترمذی نے اس حدیث کو
 صاف صاف معلوم کر لیا ہے کہ اس حدیث
 کو مٹا دیا جائے

[illegible]

ہی ہو۔ دیکھو کون سی غازی کے مشابیح
مسلم عادل کے مشابیح و مثلاً وہ مسلمان
و مثلاً وہ ملود دم کے مشابیح و مثلاً وہ
دعوت دیں کہ کو بن سنیان کی ارباب
سب کو اپیل سے نفعن و اور یہ بھی غازی

۶

بسم الله الرحمن الرحيم

کے ملازمین اور سفیان اور
موجودہ جو دربارہ آئین الجہ کے
سفین عین جو دربارہ آئین الجہ کے
اردی و متن کے دربارہ آئین الجہ کے
شیخ جو دربارہ آئین الجہ کے
محمد بن اور شیخ جو

پیشوای سلف اداسی
عزیز اور العبد العبد

مجموعہ کتبہ اربعہ اور ان کے حوالے

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

ادون کے لیے بھی اور شہزاد
سلیک سے روایت کرنے میں
اور بالی جیغہ اور سوہن غنہ
(مخانی) کو دیکھا اور وہ
نظمی ابھی

[illegible]

رستم بن مسلم بن حسین بن علی
 بن محمد بن عباس بن محمد بن
 حسین بن علی بن ابی طالب
 بن محمد بن عباس بن محمد بن
 حسین بن علی بن ابی طالب
 بن محمد بن عباس بن محمد بن
 حسین بن علی بن ابی طالب

پہچھے آمین کہنے پر انتہی -

نویں حدیث عبد اللہ بن عباس رضی

نمبر ۲۶ سنن ابن ماجہ کے ۱۳۱۷ میں زور پر آمین کہنے کی
 باب میں ہے۔ عَزَّ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَسَدًا لَكُمْ الْيَهُودَ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدْتُمْ عَلَى
 آمِينَ فَاكْثَرُوا مِنْ قَوْلِ آمِينَ ترجمہ روایت ہے کہ ابن عباس
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود تم سے
 کسی شئی پر اس قدر نہیں حسد کرتے (یعنی چڑتے اور جلتے) میں حسد
 آمین پر حسد کرتے ہیں پس تم آمین (آباد از بلند) بہت کہا کرو۔ انتہی
 دسویں حدیث ام المومنین عائشہ صدیقہ کی
 نمبر ۲ سنن ابن ماجہ کے ۱۳۱۷ میں زور سے آمین کہنے کے
 باب میں ہے۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہر اور انکا عام منسوب نہیں ہے
 نامی ہے۔ حاملہ نہیں کے ساتھ
 کے اولاد سے میں جب سخت
 علمہ و سکرم نہایت غلط
 اس کے تو انبیاء و مرسلین کے
 ۴۹
 اس حدیث کے کل
 ابن اسحاق اور معمر اور عادل اور فضالہ
 قابل علی ہے۔ حدیث محمد بن محمد اور
 اس حدیث کے امام ابو داؤد اور ترمذی
 محمد بن کثیر نے اس حدیث بیان کیا ہے
 اور اس سے سفیان نے اس حدیث بیان کی
 ابن ابی شیبہ نے اس حدیث بیان کی
 ابن ماجہ نے اس حدیث بیان کی
 ابن ابی حاتم نے اس حدیث بیان کی
 ابن ابی عساکر نے اس حدیث بیان کی
 ابن ابی عمیر نے اس حدیث بیان کی
 ابن ابی یونس نے اس حدیث بیان کی
 ابن ابی خاتم نے اس حدیث بیان کی
 ابن ابی شیبہ نے اس حدیث بیان کی
 ابن ابی حاتم نے اس حدیث بیان کی
 ابن ابی عمیر نے اس حدیث بیان کی
 ابن ابی یونس نے اس حدیث بیان کی
 ابن ابی خاتم نے اس حدیث بیان کی

۱۔ انہی اصحاب صحاح ستہ میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ
 غیری المعصوب علیہم ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو تو
 اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا انتہی۔ اس حدیث کو امام احمد (اور
 ابن ماجہ) نے بھی روایت کیا ہے (المنتقى من اخبار المصطفى ص ۶۱)

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ
 غیری المعصوب علیہم ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو تو
 اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا انتہی۔ اس حدیث کو امام احمد (اور
 ابن ماجہ) نے بھی روایت کیا ہے (المنتقى من اخبار المصطفى ص ۶۱)

آٹھویں حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

نمبر ۲۵۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ
 غیری المعصوب علیہم ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو تو
 اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا انتہی۔ اس حدیث کو امام احمد (اور
 ابن ماجہ) نے بھی روایت کیا ہے (المنتقى من اخبار المصطفى ص ۶۱)

۱۔ انہی اصحاب صحاح ستہ میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ
 غیری المعصوب علیہم ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو تو
 اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا انتہی۔ اس حدیث کو امام احمد (اور
 ابن ماجہ) نے بھی روایت کیا ہے (المنتقى من اخبار المصطفى ص ۶۱)

۱۔ انہی اصحاب صحاح ستہ میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ
 غیری المعصوب علیہم ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو تو
 اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا انتہی۔ اس حدیث کو امام احمد (اور
 ابن ماجہ) نے بھی روایت کیا ہے (المنتقى من اخبار المصطفى ص ۶۱)

[illegible]

ہے امام حافظ ابوالحسن علی بن ابراہیم کہ جو سفیان سے مروی ہے اس کا یہی حدیث میں سے اخذ کیا گیا ہے

بن معین کا جواب
 کہ: "میں نے تو یہ نہیں سوچا کہ میں
 علامہ کی طرح ہو کر مقبول ہو سکتا ہوں۔"
 اے اللہ! میں سید علی حسنین العجمی میں
 نقاد و رجال کا ماحرقہ مشتعل دار اور
 مشہور سے عالی نہیں طبعیہ
 اوسے میں شعیبہ اور سنیان شعیبی
 ہیں اور شریح سنیان شعیبی
 ہیں۔ اور در و مکر طبع میں چاہیے

طریق دوم حدیث (ب) شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے

أَمِينٌ دُعَاءَ مَنْ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَاءَهُ لَا حَتَّى
 أَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّجَّةِ تَرْجُمَ عَطَّارٌ نَعَى كَمَا كُنَّا آمِينَ دُعَاهُ
 (بیہ عطار رحمہ کا اجتہاد ہے) اور آمین کہا ابن زبیر (صحابی) اور
 انکی شیعہ والوں نے یہاں تک کہ مسجد مل گئی (ب) قسلاً
 شرح صحیح بخاری مطبوعہ نوکلشور جلد دوم کی صفحہ دفع الباری شرح صحیح
 بخاری کے صفحہ ۴۲۴ و اعلام الموقعین عن رب العالمین (مصفہ)
 علامہ حافظ ابن القیم رحمہ کے شال وہ میں ہے عَنْ عَطَّاءٍ
 أَدْرَكَتْ مَائَتَيْنِ مِنَ الصَّحَابَةِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ إِذَا
 قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الصَّالِّينَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجَّةً بِأَمِينٍ رَوَاهُ
 الْبَيْهَقِيُّ تَرْجُمَ عَطَّارٌ رَحِمَهُ اللَّهُ رَوَاهُ ابْنُ زَبَيْرٍ
 و دو سو آدمیوں کو صحابہ میں سے اس مسجد (خانہ کعبہ) میں پایا کہ جب
 امام وَلَا الصَّالِّينَ کہتا تو ان (دو سو صحابہ) کی بلند آواز کیا

طریق سوم حدیث (ب) شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے

۷۵

طریق سوم حدیث (ب) شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے

طریق سوم حدیث (ب) شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے

دار فطنی (الم دار فطنی) دار فطنی کہ جسے حدیث بیان کی بعد انہیں ابو داؤد و ترمذی نے اپنے کتب میں لکھی ہے۔

أَقْرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمَةً الْكِتَابِ قَلَمًا
قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ لَهُ قُلْ أَمِينٌ فَقَالَ أَمِينٌ وَ
صَحَّحَهُ (ای الحافظ فی التلخیص - العلق الثمین ص ۷) ترجمہ
بیشک جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
سورہ فاتحہ پڑھائی پس جب آنحضرت نے دلائل الضالین کہا
تو جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ آمین کہئے تب
آپ نے آمین کہی۔ اور صحیح کہا اس حدیث کو (حافظ ابن
حجر نے تلخیص میں) نیز جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ المنثور فی
تفسیر المانور میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو بروایت
ابی مسروق تاہی کے ابن شیبہ اور کعب نے روایت کیا ہے
حدیث عطائا لمی (استاد حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ)
نسب ۳۱ الف) صحیح بخاری کی مثل امین ہو قال عطاء

اوسنے کے بعد انہیں ابو داؤد و ترمذی نے اپنے کتب میں لکھی ہے۔

ابن حنیس بن اوس نے اوسنے کو (ابن حنیس بن اوس) نے اوسنے کو (ابن حنیس بن اوس) نے اوسنے کو

ابن حنیس بن اوس نے اوسنے کو (ابن حنیس بن اوس) نے اوسنے کو (ابن حنیس بن اوس) نے اوسنے کو

جو وہ باب آئین باختر کے دی ہے
 وہ ہم جو ناسلوم ہوتا ہے یہی
 جو روم کی خبر سے صاحب
 ردیات نیا کہ جو نادران
 سے علامین صاحب کا صاحب

رہنے ہیں کہ انہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز کی ہے چنانچہ انہی کے پاس ہے
 صلی اللہ علیہ وسلم نے چار کراہین ہیں
 (مفسران) ابن عیباد اور ابو حنیفہ
 ابو داؤد نے اسے ایک نئی تفسیر کی ہے
 کذا فی خلاصہ - رقم ۱۰۱

لَهُمْ رَجَبَةٌ فِي مَسَاجِدِهِمْ يَأْمُرِينَ إِذَا قَالُوا لَهُمْ عَذِرِ
 الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ تَرْجِمُهُمْ
 بیان کی دیکھنے نے اور دیکھنے نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی مگر
 نے اور مگر نے کہا کہ میں نے مکرر سے کہتے ہوئے سنا کہ میں نے
 لوگوں کو پایا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا تو لوگوں
 کی آوازیں انکی مسجدوں میں بلند ہوتی تھیں -

نمبر ۳۵ چونکہ زور سے امین کہنے کی حدیثیں نہایت ہی صحیح اور
 ثابت ہیں اور اسکے دلائل بہت ہی قوی ہیں اسی لئے چار اماموں
 میں سے تین امام اسکے قائل ہوئے ہیں میں میں ان کبرے
 شرانی کے ص ۱۹۶ میں ہے وَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُ الْأِمَامِ أَبِي
 حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا يَجْهَرُ بِالتَّائِمِينَ سِوَاكُمْ إِلَّا إِمَامُ الْمَسْجِدِ
 مَعَ قَوْلِ أَحْمَدَ وَالشَّافِعِي فِي أَنَّ حَجَّ الْقَوْلَيْنِ أَنَّ يَجْهَرُ إِلَّا إِمَامُ

میں سے چار بخلافت خاندان میں اور
 طبقہ عاشقہ میں ان کا شمار ہے
 میں ان الاعتدال میں ہے کہ
 خدیج خاندان سے اپنے اور خاندان
 میں نہیں - امام مسلم نے اپنی جمع میں
 ان سے روایت کی ہے

نمبر ۳۵ بعد ازل کے ص ۱۰۱
 علی بن صالح
 بہ راہی نقیون - یحییٰ بن حسین اور بنی
 اور امام احمد بن حنبل وغیرہم سے روایت
 توشیح کی ہے - خلاصہ
 میں سے کہ علی بن صالح بن علی بن علی
 جو علی ابو حنیفہ کی - مسلم بن حنیفہ کی روایت
 اور منصور سے روایت کرتے ہیں

اور علی بن صالح سے روایت
 اور علی بن صالح سے روایت
 کہ میں اور احمد اور ابن حنیفہ
 کہ میں اور احمد اور ابن حنیفہ
 کہ میں اور احمد اور ابن حنیفہ
 کہ میں اور احمد اور ابن حنیفہ
 کہ میں اور احمد اور ابن حنیفہ

منہج اور مذاہب کے خلاف مولوی
 مداحی صاحب موصوفی کے
 منہج اور مذاہب کے خلاف مولوی
 مداحی صاحب موصوفی کے
 منہج اور مذاہب کے خلاف مولوی
 مداحی صاحب موصوفی کے

عبارت منہج الاعتدال کی ہے
 قال محمد بن عبد الرحمن
 عن عبد الرحمن بن عبد الرحمن
 عن عبد الرحمن بن عبد الرحمن
 عن عبد الرحمن بن عبد الرحمن
 عن عبد الرحمن بن عبد الرحمن

اور بعض ضعیف عالم بھی آئین بالہر کے سنت ہونے کے قائل ہیں
 اور آہستہ آہستہ کہنے کی حدیث کو ضعیف فرماتے ہیں۔
 نمبر ۳۶ فتح القدیر شرح ہدایہ جلد اول کے ص ۱۲۱ باب النہج
 من شیخ ابن ہمام ضعیف رحمہ طولی بویل بحث کے بعد لکھتے ہیں۔ کو
 كَانَ اِلَىٰ فِي هَذَا اَشْيَءٌ لَمْ تَقُتْ بِاَنَّ رَوَايَةَ الْخَفِضِ
 يَرَادُ بِهَا عَدَمُ الْقَرَعِ الْعَنِيفِ وَرَوَايَةُ الْجَمْعِ بِمَعْنَى قَوْلِهَا
 فِي زِيَرِ الصَّوْتِ وَذِيْلِهِ يَدُلُّ عَلَى هَذَا اَمَّا فِي ابْنِ مِلْجَةَ
 كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَلَّى عِبْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
 وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ اَمِيْنٌ حَتَّى يَسْمَعَ اَهْلُ الصَّفِ
 الْاَوَّلِ فَيَرْتَجِعُ بِهَا الْمَسْجِدَ وَارْتِجَاجُهُ اِذَا قِيلَ فِي
 الْيَمِّ فَاِنَّهُ الَّذِي يَحْصُلُ عَنْهُ دَوْنِي كَمَا يَشَاهِدُ
 فِي الْمَسَاجِدِ بِخِلَافِ مَا اِذَا كَانَ يَقْرَعُ وَعَلَى هَذَا

بن ہدی کو علی سے روایت کرتا
 (بعض ضعیف ہیں سنا۔ میں کہتا ہوں
 بات کسی جمع (اور ضعیف) پر منہج
 کہتی ہے اور انہی ضعیف کے
 جمع کا ہونا ضرور ہے انہی۔ ماہرین
 زبان عربی پر غرض نہیں کہ محمد بن شیخ اپنی
 سماعت کی غلطی کہتے ہیں کہ انہی سے روایت
 عبد الرحمن بن ہدی سے روایت
 علی بن صالح کو روایت نہیں
 سنی اور حضرت عمر بن خطاب
 علی بن صالح کی سماعت کی غلطی
 بن ہدی کی سماعت کی غلطی
 بن ہدی کی سماعت کی غلطی
 بن ہدی کی سماعت کی غلطی

بن ہدی کی سماعت کی غلطی
 بن ہدی کی سماعت کی غلطی
 بن ہدی کی سماعت کی غلطی
 بن ہدی کی سماعت کی غلطی
 بن ہدی کی سماعت کی غلطی
 بن ہدی کی سماعت کی غلطی

کوئی دوسرے ہی علی بن ابی طالب سے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 سے آج کل کسی کا قول اور عبد المجید
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے

بیان جو ہے من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے

من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے

۶۳

من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے

من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے

من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے

آواز ہوتی ہے جس سے کہ بھنگ حاصل ہوتی ہے جیسا کہ
 مسجدوں میں دیکھا جانا ہے برخلاف کڑک کے۔ لہذا
 مناسب یہ ہے کہ (آمین) کہی جاوے اس طور پر کہ گڑگڑا
 جیسا کہ بعض کرتے ہیں و ابن ہمام رحمہ کے قول کا حاصل
 یہ ہے کہ آمین اس قدر بکا کر کہی جاوے کہ صف اول تک آواز
 پہنچے نہ تو بہت کڑا لگے ساتھ ہود سے اور نہ ایسی پوشیدہ اور
 پست آواز سے کہ قریب والے دس پانچ آدمی بھی نہ سہیں
 جیسا کہ آج کل مقلدین کرتے ہیں اور یہ امر بھی در صورت ثبوت
 روایت خفص کے ہے والافلا۔

نمے سہ ارکان از ربع میں مولوی عبد العلی بحر العلوم لکھتے ہیں
 لکھتے ہیں کہ اَمَّا اِلَّا سَارِيَا لَتَامِيْنِ فَهَوَ مَذْهَبُنَا وَلَمْ
 يَرْوِقِيْهِ اِلَّا مَارَوِي الْحَاكِمُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ

من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے
 من صاحب منہ ابو داؤد کے راوی ہے

محمد ابراہیم صاحب

كَتَبْتُ مِنْ يَسَنِّ لِإِمَامٍ وَأَمْتَفَرِدِ الْجَهْرُ بِالتَّامِينَ
وَكَذَا لِمَا مُؤْمٍ عَلَى الْمَذْهَبِ الصَّحِيحِ (إِلَى أَنْ قَالَ)
وَقَالَ مَا لَكَ لَا يُؤْمِنُ الْإِمَامُ فِي الْجَهْرِيَّةِ
وَقَالَ أَبُو خَيْفَةَ وَالْكُوفِيُّونَ وَمَا لَكَ فِي رَوَايَةٍ
لَا يَجْهَرُ بِالتَّامِينَ وَقَالَ الْأَكْثَرُونَ يَجْهَرُ

واضح ہو کہ شمع کہی و نہ ضعیف
 صحت کے ساتھ کہ اس قدر
 صحت حفظ دیکھا یا اخصی
 صحت کا ذریعہ ہے۔ اور جو بیان
 آئینہ شمس کے والدین کی اصل نہیں
 اور سرانجام ہے اور یہی اصل
 کے لئے جاوے ہم غرض میں
 طرح کی دیانت اور حرف اور
 انواع و اقسام کے ذرائع اور حکایت
 کے کام لینے ہیں اور یہ سب سے
 انہوں نے خدا اور شرم غلامی کو بھی
 وہ بالاسطے طاق رکھ دینے ہیں اور میں
 کو اگر کوئی شخص تنقید بھی کا جواب کہم کو
 کہ نظر تعاد قور کہسے تودہ فی الخفت
 عم اہل حدیث کی عین و علی
 کہم کو خفت اور افتادوں

یہ ہوسے کہ انھوں نے اپنے سر پر
محنت اس حد تک کر لی ہے
خاک کا بھر کا پسینہ
میں اس کے کہ کھنڈ
الفاظ ہر ساری معنی میں
یہ ان کی ہر

سازش فرزند خود را پس از
کسی سزاوارت که جبین کز
بالکل عریان

بلاشبہ نعم ہے اور یہی مبارک
عقوبت و امانی چھوٹا ہے وہ

دائیں بن جو درمنہ کے درمیان
کہ عبد الجبار اور انکی بیاب

کا فروزید خیال کیا جاویگا
جو اس متابعت اور مطابقت

بیرن (ای برآمین بالجبر) است ترجمہ علماء و صحابہ ائمہ دین
کی کثرت، آمین پکار کر کہنے کی طرف ہے۔ انتہی
(ب) مدارج النبوة کی ص ۱۰۷ میں شیخ عبدالحق صاحب بحث
دہلوی رحمہ اللہ نے ہیں کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
در آخر فاتحہ آمین میگفت در نماز جہری بچہ و در نماز سری خفیہ
مقتدیان نیز موافق آمین میگفتند۔ انتہی

نسبت فتح الباری کے ص ۴۲ میں ہے۔۔ قَالَ الرَّافِعِيُّ
أَلَا كُنَّا فِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلَانِ اصْحَحْهُمَا إِنَّهُ يُجْهَرُ تَحْرِيمُهُ
رافعی نے کہا اکثر یہ ہے کہ اس مسئلہ (آمین) میں دو قول
ہیں۔ دونوں میں زیادہ صحیح یہ ہے کہ آمین زور سے کہے
جاوے انتہی۔

نمبر ۱۲ شرح صحیح مسلم مطبوعہ میرٹھ کی ص ۶۱ میں امام نوویؒ

یاروین دو کس
آردی پونین نو مرن گانی می
میش پھری

بن وائل سے ملے علی بن ابی طالب
ابن ابی طالب کے پاس میں قدیم
دور میں ائمہ حدیث نے اور کسی
والا آج بھی بعض محدثین کی بارگاہ

بہارِ نبویؐ کا اعجاز و اعجاز
 ہمارے لیے ایک نیا عالم
 سکوا ب الہیہ کا عالم
 ہمارے لیے ایک نیا عالم

91

بکلیت اختیار کر کے اور اس
 اوسکو دے ایک منٹ باد
 بیس منٹ کا وقفہ ہو گا
 تقویٰ بہ خیال کرے کہ ہوا
 بکلیت اختیار کر کے اور اس
 اوسکو دے ایک منٹ باد
 بیس منٹ کا وقفہ ہو گا
 تقویٰ بہ خیال کرے کہ ہوا

کجی فوئد کے خطاب و دفع ہر وقت
 لفظ کے ساتھ جب سلطان فرما
 چلےک اور صحیح ہے تو نہ کہ قول کے
 الجواب میں ہی کافی ہو جائے ہر وقت
 یہ نصیحتوں اور لکھ کے لکھ کر دیا
 کہ ہندی کے لکھ کے لکھ کر دیا
 کہ ہندی کے لکھ کے لکھ کر دیا

امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک امام احمد رحمہ اللہ سے جابر بن عبد اللہ
 اولیٰ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بغیر پڑھے الحکم کے نماز
 جابر نہیں اور نزدیک اس فقیر (یعنی شاہ عبدالعزیز صاحب شہدائی)
 کے بھی قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجیح رکھنا ہے اور بہتر ہے کہ کوکہ
 اس حدیث کے لحاظ سے کہ نماز نہیں ہوئی مگر سورہ فاتحہ
 سے نماز کا اعلان ثابت ہوتا ہے اور قول امام ابو حنیفہ رحمہ
 اللہ کا جابجا وارد ہے کہ بس جگہ حدیث صحیح وارد ہو اور میری
 بات اس کے خلاف پڑے تو میری قول کو نہ مانئے اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بات پر چلئے اور حال
 آیت کریمہ یہ ہے کہ جسوقت امام دوسری سورہ تلاوے
 مقتدی چپ رہے اور کہنے نہ کہ سورہ فاتحہ کے
 لئے کرام الکتاب ہے اور مستثنیٰ ہے مفہوم سے

امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک امام احمد رحمہ اللہ سے جابر بن عبد اللہ
 اولیٰ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بغیر پڑھے الحکم کے نماز
 جابر نہیں اور نزدیک اس فقیر (یعنی شاہ عبدالعزیز صاحب شہدائی)
 کے بھی قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجیح رکھنا ہے اور بہتر ہے کہ کوکہ
 اس حدیث کے لحاظ سے کہ نماز نہیں ہوئی مگر سورہ فاتحہ
 سے نماز کا اعلان ثابت ہوتا ہے اور قول امام ابو حنیفہ رحمہ
 اللہ کا جابجا وارد ہے کہ بس جگہ حدیث صحیح وارد ہو اور میری
 بات اس کے خلاف پڑے تو میری قول کو نہ مانئے اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بات پر چلئے اور حال
 آیت کریمہ یہ ہے کہ جسوقت امام دوسری سورہ تلاوے
 مقتدی چپ رہے اور کہنے نہ کہ سورہ فاتحہ کے
 لئے کرام الکتاب ہے اور مستثنیٰ ہے مفہوم سے

امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک امام احمد رحمہ اللہ سے جابر بن عبد اللہ
 اولیٰ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بغیر پڑھے الحکم کے نماز
 جابر نہیں اور نزدیک اس فقیر (یعنی شاہ عبدالعزیز صاحب شہدائی)
 کے بھی قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجیح رکھنا ہے اور بہتر ہے کہ کوکہ
 اس حدیث کے لحاظ سے کہ نماز نہیں ہوئی مگر سورہ فاتحہ
 سے نماز کا اعلان ثابت ہوتا ہے اور قول امام ابو حنیفہ رحمہ
 اللہ کا جابجا وارد ہے کہ بس جگہ حدیث صحیح وارد ہو اور میری
 بات اس کے خلاف پڑے تو میری قول کو نہ مانئے اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بات پر چلئے اور حال
 آیت کریمہ یہ ہے کہ جسوقت امام دوسری سورہ تلاوے
 مقتدی چپ رہے اور کہنے نہ کہ سورہ فاتحہ کے
 لئے کرام الکتاب ہے اور مستثنیٰ ہے مفہوم سے

اس کتاب میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔
 اس کتاب میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

علماء محققین سے مثل امام بخاری اور مسلم رحم وغیرہ کی صحت اسکی
 ثابت ہوئی تو چھوڑنے میں اسکی مطعون ہوگا تمام ہوا فتویٰ شاہ کا
 تنبیہ اس فتویٰ کو علماء کلکتہ نے ۱۲۵۶ ہجری میں
 مرزا اکرم المذہب صاحب مرحوم کے اُس مجموعہ سے جس میں انھوں نے
 تمام خاندان حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحم کے
 فتووں کو جمع کیا ہے چھاپ کر عالم میں شائع کیا اور پھر یہ فتویٰ
 ۱۲۹۵ ہجری میں مطبوع ہوا۔

نمبر ۳۴ تنویر العینین مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے ص ۳۲ میں ہے
 وَكَذَٰلِكَ يُظْهِرُ الْبَاطِلَ وَيُخْفِي الْحَقَّ فِي الرُّوَايَاتِ وَالْتَحْقِيقِ أَنَّ الْحَقَّ
 بِالنَّامِيِّينَ أَوَّلَىٰ مِنْ خَفْضِهِ لِأَنَّ رَوَايَةَ جَمْعِهِ أَكْثَرُ
 وَأَوْضَحُ مِنْ خَفْضِهِ تَرْجَمَ (جسطح سند فضیل
 میں بہت ہے قوی اور صحیح صحیح حدیثیں ہیں) اسی طرح

کتاب کا نام ہے "تنویر العینین" جو کہ ایک علمی کتاب ہے۔
 اس کتاب میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

۹۵

یابی اول میں درج شدہ روایتیں
 عبادہ کہلائی گئی۔ ایسا ہی جہاں کہیں
 قرآن مجید و حدیث شریف میں لفظ
 قول سے خطاب مطلق بغیر کسی بند
 ہر کے نہیں پایا جاتا ہے نہ نہ

اس سے پہلے ہی اس میں اس کا نام تھا
 کہ یہ دونوں سورتیں شریفین
 کہ اس میں تامل ہوئی ہیں

سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جو نماز پڑھے اور اس میں غلطی ہو تو اسے دوبارہ پڑھ دے۔

وقت ۱۱ بجے مطابق ۱۲ ذی الحجہ فرنگی محل میں حلقاً جو اظہار دیا تھا وہ یہ ہے۔ - سوال آمین بالجہر کہنا غازی میں پیغمبر صاحب کا قول اور فعل ہے یا نہیں اور یہ اسلام کی بات ہے یا کفر کی۔ اور خفی کی کسی کتابوں سے اور صحیح صحیح حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔ اور مسلمان کا فعل قدیم ہے یا نہیں۔ جواب آمین بالجہر کہنا پیغمبر صاحب کا فعل ہے اور یہ اسلام کی بات ہے اور صحیح حدیث سے ثابت ہے اور خفی بھی اس معنیوں کو لکھتے مگر اختلاف ہے اور نہایت سے مسلمان قدیم کا یہ فعل ہے۔

السید محمد عبد الحمید عنی عنہ تعلیم خود۔ سوال خفیوں کی کسی کتاب میں آمین بالجہر کہنے والے کی یا او کے ساتھ کی نماز والوں کی نماز کا ٹوٹنا یا اور کسی قسم کا حج اور نقصان ہونا اور اسکے امام لکھا ہے یا نہیں۔ جواب آمین بالجہر کہنے سے کہنے والی

۹۷

کی بنا ہے اس سے کہ ہم نے اس کو اس کا شریک ٹھہرا دیا ہے بعض ہی یہودوں نے کہا اچھا آپ خدا ہو جائیے تو ہم آپ کا (بیوقوف) بن جائیں گے اور آپ کا خدا کی پوجا کر دیں گے

اب کیوں سے اس سورہ ب انہ فاعلم انہ لا یفلحون انما یریدون فریاداً کاذباً

اور نہ انھیں صلی علیہ وسلم سے کلمہ پڑھنے کی اجازت ہے اور نہ ہی
 وہ کلمہ پڑھنے سے کلمہ پڑھنے کی اجازت ہے اور نہ ہی
 وہ کلمہ پڑھنے سے کلمہ پڑھنے کی اجازت ہے اور نہ ہی

مسلمان کا فعل نہیں ہے اور جو شخص بنیبر صاحب کے حکم کو یاد
 جانے اس بات کے کہ یہ حکم نبوی ہے میوب سمجھے وہ
 شخص مسلمان نہیں ہے اور عالموں کو برا جاننا درست نہیں ہے
 العبد محمد عبدالحی عفی عنہ بقلم خود سوال کسی حاکم کا یہ حکم
 کہ مسلمان لوگ مسجد میں اندر نماز کے آئیں بالجہر نہ کہیں
 دست اندازی امور مذہبی میں ہے یا نہیں اور آئیں بالجہر
 کہنے والے کو اس حکم امتناعی سے نقصان دینی ہے
 یا نہیں۔ اور مسجد میں انون عام واسطے ہر مسلمان کے
 اپنی طور پر ہے یا نہیں۔ جواب آئیں بالجہر کو منع کرنا
 امور مذہبی میں دست اندازی ہے اور آئیں بالجہر کہنے والو
 نقصان دینی ہے اور مسجد میں ہر مسلمان کے واسطے
 بطور شرعی نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ العبد محمد عبدالحی عفی عنہ

کہ جواب اور مذہبی صورت اس کے
 ہے کہ اس کے کتابت وغیرہ سے
 بننا مستحسن ہے۔ اور کتابت کے
 کی دلیل ہے۔ اور اس کے کسی
 منع کے ہیں۔ اس کے کسی
 کی سنت کے ہیں۔ اس کے کسی

اور انہیں دیکھا گیا کہ قلی (نوکری)
 اور انہیں (نوکری) دونوں کا بیعت
 ساری یا قلی کے بیعت میں انہیں
 داخل ہے اگر ہم عام عبادات میں
 اور نظر حیات علماء سے جو بارہ فیض
 اس عارف مصدر قول سے قلی اور دونوں
 کی دفع میں قطع نظر کر کے خباب مرفوف
 سکھ رہے ہیں کہ خدام اور

اس حدیث نبوی "وہو ذوالنورین"
 عام اور ملحق اور مجمل اور دونوں
 سانی انہیں اور انہیں اور انہیں
 قلی اور انہیں اور انہیں اور انہیں
 دونوں کا این سے قلی کی بیعت
 قلی اور انہیں اور انہیں اور انہیں
 قلی اور انہیں اور انہیں اور انہیں

لائے کوئی سب سے پہلے غلطی
اور دیکھتے ہیں کہ غلطی
اب انصاف کے نزدیک
صواب ہوگا۔ اور عالم بریلین
راہبوں کو شیعہ کے جو حج اقصیٰ
کے قابل استدلال و صالح
راہب نہیں جانتے اور دیکھتے ہیں
تعبیدہ و غصہ و نفرت کے ذریعہ
مفسد ترسعت و جنت کی دلیل ہے
اعتراف ہے جو درود و توبہ کے ذریعہ
اور غصہ و نفرت کے ذریعہ
حضور بن محمد ﷺ کے
رَبِّاَ وَآلَہٖٗ وَسَلَّمَ رافع ہے
سے پُضا جائے حالانکہ ان کی

و مولوی اسماعیل صاحب کنان بلیہ دال اور جو ان کے ساتھ طالع علم
ہیں جیسے میان غلام محمد صاحب ہوشیار پوری و میان نظام الدین
صاحب و میان عبدالرحمن صاحب وغیرہ اپنے جملہ حنفیان نجاب
دندہ دستان کو بطور اشتہار کے وعدہ دیتا ہوں کہ اگر ان سے
کوئی صاحب مسائل ذیل میں کوئی آیت یا حدیث صحیحہ کی صحبت
کیلو کلام نہ ہو اور وہ اس مسئلہ میں جکے لئے پیش کیا دے
نفس میری قطعی الدلالت ہو پیش کریں تو فی آیت اور فی حدیث اپنے
ہر آیت اور حدیث کے بدلے دس روپیہ بطور انعام کے دو گنا
اولاً رفع یدین نہ کرنا آنحضرت کا بوقت رکوع جانے اور
رکوع سے سر اٹھانے کے ثانیاً آنحضرت کا نماز میں غصہ
آمین کہنا ثالثاً آنحضرت کا نماز میں زیر ناف ہاتھ پائے
رابعاً آنحضرت کا مقتدیوں کو سورہ فاتحہ کے پڑھنے سے منع کرنا

الجواب نہیں بڑھتا ہے۔
جس میں باوجود درود و لفظ توکرو وغیرہ کے
اہل حدیث بن باخدا صوت اونکا پڑھنا
مسلک سے تو اس وجہ سے کہ ان افکار
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صدا دے وغیرہ سے بغض و نفرت پلور
دوام کے ثابت ہو اسے یا
نام سے کائنات دار ہوئی ہے

اور کسی ایک حدیث سے
اشارہ اور کیا اور کلام
اور ان باتوں کو نہیں دیکھتے
اور ان کے اعدائے میں
اور ان سے دین میں
معاذ اللہ کہ ان کو
بن واد ہو چکا ہے کہ ان کو

اپنا چاہے تو چونکہ نمبر ۲۰
 ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء
 روایت وائل بن جرحہ دار
 نمبر ۱۹۵۵ء میں روایت حضرت
 علی بن ابی حمزہ اور نمبر ۲۰ میں
 عبد اللہ بن عمر اور نمبر ۲۱ میں

روایت ۱۰
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 نمبر ۸ کے راوی ہیں اور فی حدیث
 نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ میں اخفیت علی الد
 بعد و سلم کا امین مذکور ہے کہنا اور نمبر
 ۳۱ میں عبد اللہ بن زبیر و علقمہ جلد
 (دوسرے) مقتدیوں کے اور نمبر ۳۲ میں
 چند اصحاب کا امین مذکور ہے کہنا ایسی
 الفاظ سے مروی جو نہایت ہی

۱۰

صحت کے ساتھ جبرائیل
 صحت پر دلالت کردہ ہیں اور
 موت پر حضرت متضاد کے خیال
 وزہ برابر حضرت متضاد کے خیال
 گنجائش نہیں۔ موافق قول کا
 تحقیق سے بعضاً بعضاً اس حدیث
 کی تائید یا کمال عام اور ملحق

نمبر ۱۰ اور دیگر کئی روایات
 اور دیگر روایات میں
 اور دیگر روایات میں

تنبیہ جناب موصوف کا یہ اظہار مجموعہ رسائل تسعہ
 مطبوعہ مطبع صدیقی بنارس کے ص ۱۶۸ سے ص ۱۷۲ تک میں
 مسہ چند دیگر سوالات و جوابات بابت تقلید شخصی وغیرہ کے
 سدرج ہے و نیز انگلی مجموعہ فتاویٰ مطبوعہ مطبع انوار محمدی
 لکھنؤ جلد اول کے ص ۵۳ میں ہے -

نہج چونکہ زور سے آئیں کہنی بہت صحیح حدیثوں سے
 ثابت ہے اور بہت سے علما اس کے سنت ہونے کے قائل
 ہیں اور اس کی خلاف میں کوئی صحیح روایت ہی نہیں اسلئے
 بعض بعض علما اہل حدیث نے اس پر کمال وثوق کر کے عرصہ
 ہوا کہ مندرجہ ذیل مضامین کے اشتہار اور انھوں نے شائع
 کئے جنکا جواب شافی آج تک میرے نظر سے نہیں گذرا -
 (الف) یحییٰ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی محمد صاحب

معنی مولوی صاحب اور مولوی صاحب
 مولوی صاحب اور مولوی صاحب
 مولوی صاحب اور مولوی صاحب

اس حدیث کے تمام
 جہان فقہ میں
 جامعہ اسلامیہ قادیان دارالافتاء
 دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء
 دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء
 دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

احادیث کی تلاش کریں گے اس قدر
 مہلت دیتا ہوں جس قدر یہ چاہیں زیادہ مہلت میں انکو بھی
 گنجائش ہے کہ یہ اپنی اور مذہبی بھائیوں سے مدد لیں۔

المشہر ابو سعید محمد حسین لاہوری

(ب) میں مولوی عبدالصمد قطب الدین لوفیرہ علماء احناف
 ہندو سندھ و پنجاب و خراسان و عربستان کو بذریعہ ہمارے
 کے اطلاع کرتا ہوں کہ ان سائل مندرجہ ذیل کو کسی آیت
 یا حدیث صحیحہ بلکہ حسنہ لذاتہ سے اور وہ حدیث جس مسئلہ کے
 ثبوت میں پیش کریں نص صریح ہو ثابت فرما دیں اور فی
 آیت و حدیث میں انکو حق تلاش پندرہ روپیہ دیا جاوے گا۔
 (۱) حضرت صلعم کا آمین کا آہستہ کہنا (جہری نماز میں اگرچہ
 تمام عمر میں ایک ہی بار ہو) (۲) حضرت صلعم کا رفع یتین

امام دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء
 علامہ سابقہ حال سے بیگم صاحب
 خانم صاحبہ مولوی عبدالحی صاحب
 انصاری نے اپنے رسالہ
 السنۃ التکلیف میں دارالافتاء دارالافتاء
 دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

۱۰۳

بہت سے مسائل میں اور ان کے احوال کو
 کیجیے بن عثمان صاحب
 سے کیا کہ میں نے اندر میری باب
 ان سے (حدیث میں) کسی میں
 لوگوں نے اندر میں کلام کیا۔ اور میں

ادب و ادب کے خیر دن کے عالم میں
 اور حدیث کے حافظ اور قوی
 ان کے خیر دنیا میں پائی جانے
 وہ اس کی روایت کرنے
 مہمان الاہل میں ہوا
 ابھی ہمارے پاس
 ابھی ہمارے پاس

بقید رادی عبداللہ بن مسعود
اور زبیدی اور زبیدی اور زبیدی
عبد اللہ بن مسعود اور زبیدی
عبد اللہ بن مسعود اور زبیدی
عبد اللہ بن مسعود اور زبیدی
عبد اللہ بن مسعود اور زبیدی

شاہ آباد محلہ چوک مسجد برکان مولوی ابراہیم پاس محمد سعید
مدرسہ احمدیہ کے پورے پنے اور اگر جواب انکا نہ ہو سکے تو عجز اپنا
لکھیں اور ہم سے اسکی خلاف میں اسطرح کی احادیث
طلب فرمادیں۔ **المشہر محمد سعید عفی عنہ**
تنبیہ جن حضرات کو ہر دو اشتہاروں کے نمبر ہائے مذکورہ
میں سے کسیکے جواب لکھے کا جو صلہ خواہ شوق ہو وہ ضرور
مشہر دین کے پاس تحریر فرمادیں۔

منہ واضح ہو کہ نمبر ہائے مذکورہ کی خلاف حضرات
مانعین آئین بالبحر آئین بالا خفا کی اثبات میں ایک آیت جس سے
اس بارہ میں استدلال محض ناکافی ہے اور صرف ایک
حدیث بروایت شعبہ رحم جو بالکل مجروح و مخدوش ہے
اور تین اثر حضرت علی اور حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود

خود اس حدیث کی توثیق کے لیے
اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ
بوجہ اللام من ادلة الاحکام
اس حدیث کو دروغی تسلیم
کر کے حسن کہا اور عالم نے اس
حدیث کو صحیح کہا۔ انتہی

۱۰۵

ابن حجر نے اس حدیث کے کتب
لکھا ہے کہ اس حدیث کے کتب
نے اس حدیث کو ابن حجر
مسل اند علیہ السلام سورۃ فاتحہ
پڑھنے سے فارغ ہوئے تو زبیدی اور زبیدی
بلکہ اس کے آئین کے آئین کے آئین کے آئین
عالم نے اس حدیث کو صحیح کہا اور عالم نے اس
حدیث کو صحیح کہا۔ انتہی

ابن حجر نے اس حدیث کے کتب
لکھا ہے کہ اس حدیث کے کتب
نے اس حدیث کو ابن حجر
مسل اند علیہ السلام سورۃ فاتحہ
پڑھنے سے فارغ ہوئے تو زبیدی اور زبیدی
بلکہ اس کے آئین کے آئین کے آئین کے آئین
عالم نے اس حدیث کو صحیح کہا اور عالم نے اس
حدیث کو صحیح کہا۔ انتہی

بقید رادی عبداللہ بن مسعود
اور زبیدی اور زبیدی اور زبیدی
عبد اللہ بن مسعود اور زبیدی
عبد اللہ بن مسعود اور زبیدی
عبد اللہ بن مسعود اور زبیدی
عبد اللہ بن مسعود اور زبیدی

اور ابن ابی عمیر اور ایک جانت
سے اور وہ بڑے پرجہ ہیں

اسحاق بن ابراہیم
یہ زمان الاعدال بن
اسحاق بن ابراہیم بن

الصلاء الزیدی الخلی بن
بن یزید بن زید بن

بوقت رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے ٹکونا -
(۳۴) حضرت صلعم کا زیر ناف نماز میں ہاتھ باندھنا -
(۳۵) حضرت صلعم کا مقتدیون کو سورہ فاتحہ کے پڑھنے
سے منع کرنا (۵) حضرت صلعم کا یا باریتالی کا ائمہ اربعہ
میں سے کسی کی تقلید کو واجب کرنا (۶) آن حضرت صلعم کا
دنبرین رفع یدین کرنا (۷) آن حضرت صلعم کا جلسہ استراحت
کانکرنا یعنی پہلی تیسری رکعت میں بعد دوسرے سجدے کے
تھوڑی سی دیر بیٹھ کر نہ کھڑا ہونا (۸) آنحضرت صلعم کا چوتھی
رکعت میں تورک کانکرنا (۹) آنحضرت صلعم کا دس دم
مہر مقرر کرنا (۱۰) آنحضرت صلعم کا سرکہ شراب کے بنانے کو
درست کرنا - جو کوئی صاحب اسس اشتہار کا جواب لکھیں
تو اس نشان سے مشہر کے پاس روانہ کریں بمقام آ رہ ضلع

اور ابو عامر اور ابو اسحاق بن جوزجا
بن محمد موسیٰ نے ان کی روایت
کی ہے ابو عامر نے کہا کہ ان کی (۱۱)
ساتھ کچھ مضائقہ نہیں ہے

۱۰۴

میں نے ابن سعید بن
کہ وہ اذنی بنی کرنا کے لئے
خلاصہ میں ہے کہ ابو عامر نے
کہا کہ اذنی روایت کے ساتھ کوئی
مضائقہ نہیں ہے انتہائی تقریب

منقول ہے کہ وہ بڑے پرجہ ہیں
بنی کرنا کے لئے انتہائی تقریب
منقول ہے کہ وہ بڑے پرجہ ہیں
بنی کرنا کے لئے انتہائی تقریب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

کے جنہیں کچھ بھی احتجاج کی صلاحیت نہیں ہے پیش کر کے
احادیث نمبر ۱ سے مذکورہ پر آمین بلا خفاء کے ترجیح کے قائل
ہوئے ہیں۔ لہذا آیہ کا بیان عمدۃ البراہین کے ص ۱ سے ص ۲
تک اور حدیث کا بیان ص ۲ سے ص ۳ تک اور تیون
اثر دن کا بیان عمدۃ البراہین کے نمبر ۱۷ میں بالفردہ دیکھو۔
نمبر ۵۲ (يَا أَيُّهَا الْمَأْنِعِينَ مِنَ الْجَهْرِ بِالنَّاعِيْنَ)
تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ
وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ بَلَّهْ لِنَجْعَلَ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى
الْكَاذِبِينَ۔ جس طرح حافظ ابن القیم رحمہ نے مسئلہ صفات
میں شکون صفات (باری تعالیٰ) سے اور انکی بعد حافظ ابن
حجر رحمہ نے اپنی مخالفین سے اس زمانہ میں جناب مولانا ابوال
سید صدیق حسن خان صاحب مرحوم و مغفور نے وجوب

[illegible]

بنی یزید بن معاویہ بن ابی سفیان بن خدیج بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کله بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام

میں نہیں کہنے میں کہ ہوں کیا
 ابی ہال الہی حسن اور عفت
 اور ایک جماعت سے روایت کرتے
 میں اور ان سے ابن ملاوت اور شبان
 اور دیگر اشخاص سے روایت کرتے ہیں
 ابی ہال الہی حسن اور عفت
 اور ایک جماعت سے روایت کرتے
 میں اور ان سے ابن ملاوت اور شبان
 اور دیگر اشخاص سے روایت کرتے ہیں

ہی نہیں کہتے۔ اور اسلام کے دیگر فرقے خارجی و مسترلی و نجری و غیرہ
 صحیح حدیثوں کو سبب مخالفت اپنی عقل ناقص کے سرے سے مانتے
 ہی نہیں یا تاویلات غیر پسندیدہ کر کے اُس سے بری الذمہ ہوجاتے
 ہیں۔ اور اسلام کا وہ سنات یا بنو لافرقہ جس کا لقب اہل سنت
 والجماعت (یعنی سنت کو اختیار کرنے والا اور جماعت صحابہ کی
 پیروی کرنے والا) ہی اُسہیں سے بہت سے لوگ جو عیاش
 شدابی۔ فاسق۔ سود خوار۔ راشی۔ مرتشی ہیں اور رقم بھانجا
 لیتے ہیں اُنھوں نے صد ہا حدیثوں پر عمل کرنا سبب مخالفت
 خواہش نفس اور پیروی ہوا کی چھوڑ دیا۔ اور دنیا داران یا باندہ
 رسم و رواج نے سبب مخالفت باپ و دادا کے رسم
 اور برادری کے رواج کے بہت سی حدیثوں پر عمل کرنا ترک
 کیا۔ اور نکاح بیوہ وغیرہ صد ہا سن کو محبوب اور عار سمجھ کر

۱۱۰

اور بنی ان الاعتدال میں بھی ہے
 غرض کہ ابی ہال بعض نے سبب مخالفت
 بعض نے نزدیک قوی میں باجھل کر
 نہیں جیسا اسی واسطے نزدیک
 اکثر تراویح میں اون کے حدیث کی تردید
 کی ہے۔ دیکھو سنن ترمذی کا مطلع اور
 سنن ابی داؤد میں ان کے لئے
 کے اس پر سکوت کیا ہے۔
 اور ضعیف اور مشدوب و مذہب
 سنن ابی داؤد میں ان کے لئے
 کے اس پر سکوت کیا ہے۔

میں ابی ہال کا نام ہے
 میں ابی ہال کا نام ہے
 میں ابی ہال کا نام ہے
 میں ابی ہال کا نام ہے

اور اس لفظ کو مستحب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس لفظ کو مستحب کرے وہ میرا پیارا ہوگا۔
 اور اس لفظ کو مستحب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس لفظ کو مستحب کرے وہ میرا پیارا ہوگا۔
 اور اس لفظ کو مستحب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس لفظ کو مستحب کرے وہ میرا پیارا ہوگا۔

نہیم نے امور سمرہ حبیر اللہ اور ذوات سمرہ فاتحہ اور آمین
 اور کبر و غیرہ کو ہمیں امام نے زور سے کہا تھا اور انکو بیان کیا اور چہرہ
 آہستہ کہنے کی تلقین انہیں بیان نہ کیا جس طرح رکوع اور سجود
 کے اور کار اور شہید اور سبحانک اللہ وغیرہ کے بڑے کو
 کلام الہی اور اقوال رسالت پناہی سے امد علیہ وسلم اور محاورات
 عرب میں غور کرنے سے اس امر کا پتہ لگتا ہے کہ قول اور
 اسکی مشتقات کا استعمال منی چہر کے لئے حقیقت
 اور منی اخفا کے لئے مجاز ہے اس لئے کہ جب کوئی شغفر
 قول یا اوکے مشتقات کو برتا ہے تو ذہن جہری کیلئے
 تبادر ہوتا ہے نہ اخفا کیلئے اور حقیقت منی سے مجازی
 منی کے طرف بغیر کسی قرینہ صارفہ کے رجوع کرنا ناجائز ہے
 در نہیچرہ کی تمام تاویلات بالملہ کے ماننے اور تسلیم کرنے
 سے کوئی چارہ اور مفر نہ ہوگا۔ اگر بالفرض لفظ قول اور اسکی
 مشتقات مابین اخفا اور جہر کے مشترک مان لئے جاویں
 تو موقع اور قرینہ سے بالفرض اونکی تمیز ایک منی کیلئے کر لی جائیگی

نکات کو دیکھو پس اگر ارادہ ہو
 کہ آیت قرآنیہ یا قاضی یا بیان
 مثال اول بن معانی اور اسکی
 سے مشبہ کے اور اسکی

بہی کسی معنی کا اخفا ہے اور
 ان دونوں مثالوں میں نام معانی
 ہونکہ سے لینی جہر اور انکو معانی
 کو بنوای جہر ہی قرینہ لفظ جہر ہے
 اور بیگانہ کا ہے اسکی طرح اس میں
 میں جہر آمین کا قرینہ نہیم جہر کا حضرت
 ہوسریرہ رخ اور مقتدیون سے
 سکر بیان کرنا ہے اور

اس کی تعلیم ہو کہ وہ ثابت ہو
 کہ وہ ثابت ہو کہ وہ ثابت ہو
 کہ وہ ثابت ہو کہ وہ ثابت ہو
 کہ وہ ثابت ہو کہ وہ ثابت ہو

اس حدیث میں بیان کیا ہے کہ وظا
 اللہ من امین (مخبر الہیہ) اور یہ ہے
 کہ اللہ تعالیٰ اپنے امین سے دعا کرتا ہے
 کہ اس کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی
 توفیق عطا فرمائے۔

اللَّهُمَّ سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ
 الْحَكِيمُ وَاسْأَلْكَ التَّغِيَّ بِمَا فِي هَذَا الْكِتَابِ وَاجْعَلْهُ لِي
 رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهُ عَلَيَّ وَبَالَآؤَ تَوْفِيقِي مُسْلِمًا وَالْحَقُّ لِلْقَائِمِ
 وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ أَتْبَاعِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَانْجِرْ دَعْوَانَا إِنَّ
 إِلَهَ رَبِّ الْعَالَمِينَ آمِينَ

اسی ملت پر اسی پیروی سنت میں
 ہے دعا خاتمہ بالخیر ہمارا ہو جاوے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(ابن عمر ۱۱۹ سے حوض میں بھی رسالہ عودۃ البراہین کی لفظ فرمائی)

اس حدیث میں بیان کیا ہے کہ وظا
 اللہ من امین (مخبر الہیہ) اور یہ ہے
 کہ اللہ تعالیٰ اپنے امین سے دعا کرتا ہے
 کہ اس کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی
 توفیق عطا فرمائے۔

[illegible]

ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ اس حدیث میں
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" سے مراد
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" ہے۔
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" سے مراد
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" ہے۔

دوسری مشکوٰۃ کے ص ۲۲ میں بروایت ابو ہریرہ رضی عنہ
 کہ آنحضرت نے فرمایا کہ مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ
 اُمِّي فَلَهُ أَجْرُ مَائَةِ شَهِيدٍ ترجمہ جس نے میرے
 سنت پر چنگل مارا (یعنی عمل کیا) میرے امت کے فساد
 وقت تو اُس کو سو شہیدوں کا ثواب ہے اس حدیث کو
 بیہقی نے روایت کیا انتہی۔ **ف** ان دونوں حدیثوں
 سے سنت پر عمل کرنے کے سخت تاکید اور کمال فضیلت
 عموماً اور فتنہ فساد کی وقت خصوصاً ثابت ہوئی۔ اور میرا
 سندر جہ بالا سے آمین بالہر کا سنت صحیح ہونا بخوبی ثابت
 ہو چکا ہے اور اُس پر عمل کرنے کے وقت متبعین جو جو
 فتنہ اور فساد برپا کرتے ہیں اور بیچارے عاملین کو جو مہینین
 جھیلنے پڑتی ہیں وہ آفتاب سے زیادہ روشن ہیں۔

ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ اس حدیث میں
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" سے مراد
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" ہے۔
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" سے مراد
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" ہے۔

روایت میں کہیں کہیں
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" سے مراد
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" ہے۔
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" سے مراد
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" ہے۔

ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ اس حدیث میں
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" سے مراد
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" ہے۔
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" سے مراد
 "مَنْ تَعَسَّكَ يَسْتَيْ عِنْدَ فُسَادِ" ہے۔

یوپی وارانسی

این کتاب در بیان
 سنجش ارباب دین و سیاست
 بن (ج) و در بیان دین و سیاست
 این کتاب در بیان دین و سیاست
 این کتاب در بیان دین و سیاست

ابلیس نے اپنے بیٹے کو کہا کہ اے آدمی! ابھی تو تیرے پاس ہے (یعنی ابھی ہلال) ابھی تو تیرے پاس ہے (یعنی ابھی ہلال) ابھی تو تیرے پاس ہے (یعنی ابھی ہلال)

ترک کر دین تو فی الحقیقت اصل اسلام اور عین ایمان کو ہم
 خوفِ خلائق اور شرمِ دنیا کے ہاتھ بیچنے والے اور اپنے
 دل کو نور ایمان سے خالی کر کے ہلاک ہونے والے ہیں۔ بعد
 قیامت مجمعِ اولین و آخرین میں خداوندِ احکم الحاکمین کے روبرو
 ہمارا کیا غدر ہوگا اور جنابِ سرور کائنات رسولِ اُمّی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے سرکار میں کس استحقاق سے ہم طالب
 شفاعت ہو سکیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ آنحضرت
 کو نور وحی اور الہام کی روشنی اور آفتابِ نبوت کے
 شعاعوں سے بالضرر معلوم ہو گیا تھا کہ میری امت میں ایسے
 لوگ بھی پیدا ہو گئے جو میرے سنتوں پر عمل کرنے سے منہ
 برپا کر کے اپنے ظلم اور نا انصافی کے ہاتھوں سے اُسکو
 مٹا رہے ہیں۔ مٹانا چاہیں گے اور دینِ اسلام میں

ابلیس نے اپنے بیٹے کو کہا کہ اے آدمی! ابھی تو تیرے پاس ہے (یعنی ابھی ہلال) ابھی تو تیرے پاس ہے (یعنی ابھی ہلال) ابھی تو تیرے پاس ہے (یعنی ابھی ہلال)

ابلیس نے اپنے بیٹے کو کہا کہ اے آدمی! ابھی تو تیرے پاس ہے (یعنی ابھی ہلال) ابھی تو تیرے پاس ہے (یعنی ابھی ہلال) ابھی تو تیرے پاس ہے (یعنی ابھی ہلال)

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اس سے سوال حدیث اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرنا
 ایسا ہی ہے کہ حدیث اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرنا
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرنا
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرنا

صحیح بخاری کے ص ۱ میں عمدۃ القاری سے نقل کیا ہے کہ ابو ہریرہ
 مردان کے موزن تھے اور مردان سے اس بات کی شرط کر لی تھی
 کہ وہ وَلَا الضَّالِّینَ کہنے میں مجھ سے سبقت نہ کرے مگر کہنا پڑا
 کہ ابو ہریرہ صف میں داخل ہو گئے فَكَانَ إِذَا قَالَ مَرَدًا وَلَا
 الضَّالِّينَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمِينٌ يَمُذُّ بِهَا صَوْنَهُ مَرْمُومَهُ
 پس جبکہ مردان (امامت کی حالت میں) وَلَا الضَّالِّينَ کہتا
 تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے اور اس کے ساتھ اپنی آواز
 دراز کرتے تھے۔ اور فرمایا جبکہ زمین والوں کا آمین کہنا آسان
 والوں کے آمین کہنے کے ساتھ موافق ہو جاتا ہے تو ان کے کُڑ
 بخشش کی جاتی ہے۔ روایت کیا اس حدیث کو بھی سنے آتھی
 مافی الہمة اعتراض اگر ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے تو
 اُس سے جس طرح آمین بالجہر استفادہ ہوتا ہے ویسا ہی بِسْمِ اللّٰهِ
 بالجہر بھی مفہوم ہوتا ہے پھر کیوں مدعیان عمل بالجہر حدیث اسکو آہستہ سے
 پڑھتے ہیں **الجواب** علماء عالمین بالجہر حدیث کو بِسْمِ اللّٰهِ
 کی جہر سے مطلقاً انکار نہیں ہے کیونکہ اکثر احادیث اس بارہ میں وارد

۱۲۰
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرنا
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرنا
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرنا
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرنا
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرنا

رنجناج ختم ہوتا۔
 اعلیٰ حضرت کے مابین اسکو گولان
 فی الدنہ کبریا کی شکایت کر
 اسکو بے خبر کرنے سے بیات سعید
 کہ عبادت کے بعض لوگوں نے

۱۳۲ باب التَّكْبِيرُ أَيَّامَ مَنَىٰ وَإِذَا أَعْلَدَ إِلَىٰ عَرَفَةَ

میں سے کہ ابن عمرؓ تکبیر کہتے تھے اپنی اُس قبہ میں جو منیٰ میں تھا
 اور اُس تکبیر کہ مسجد واسے منکروہ بھی تکبیر کہتے اور
 بازار کی طرف سے تکبیر کہتے تھے حتیٰ ترجیح منیٰ تکبیرا سے
 یہاں تک کہ تکبیر کے آواز سے منیٰ ہل جاتا انتہی فتح الہامی
 کے ۵۲۶ میں ہے کہ ترجیح پشدیدیم یعنی تفضیل ہے اور تحوُّک
 کے ہے اور وہ بالذات ہے اجتماع رخ اصوات میں انتہی علو
 جلال الدین سیوطی رحم نے صحیح بخاری کے شرح توشیح
 (دیکھو حاشیہ صحیح بخاری ص ۱۳۲) اور علامہ فسطائی رحم نے

بھی شرح صحیح بخاری میں بعینہ ایسا ہی لکھا ہے۔ ملا علی قاریؒ
 رسالہ حرز حاشیہ حصین میں لکھتے ہیں کہ تَرْجِیْهُ اِی تَفْضِیْلُہ
 وَتَحْوِکُ بِهَا الْمَسْجِدُ اِی مِنْ رَفْعِ صَوْتِہِ انتہی مختصراً
 عبارات منقولہ بالا سے معلوم ہو گیا کہ احتجاج کے لئے گن اور
 ریختہ کی ڈاٹ کیا بلکہ کچھ کے بتوں کے محبت کی بھی چنداں نہ
 نہیں ہے ورنہ سنی جو آیات کہلا ہوا میدان تھا اُس میں چوٹی

علیہ السلام کے بعض سنت کے اور کرنے کے
 بعض سنت کی اختیار کی روایت کے
 اور کھاسی اختتام و کر زبان
 جلال نے من وہ تمام روایتیں
 اہل تشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم میں تھا اُس میں

۱۲

نازنین باغیچہ عارفانہ
 اس کا بڑا کمال ہے کہ ان کا
 اور ان کے بعد علامہ است میں سے
 کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا
 لیکن صحابہ ان کے زمانہ میں
 اُس کا قائل نہ تھے چنانچہ بخاری
 ص ۱۳۲ میں ہے کہ علامہ

نازنین باغیچہ عارفانہ
 اس کا بڑا کمال ہے کہ ان کا
 اور ان کے بعد علامہ است میں سے
 کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا
 لیکن صحابہ ان کے زمانہ میں
 اُس کا قائل نہ تھے چنانچہ بخاری
 ص ۱۳۲ میں ہے کہ علامہ

۱۲۲

از حدیث میں ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
 جو شخص دین میں (کشتی پر) سوار
 ہو جائے اور نہ نین ہے
 اس نے اپنے لیے کھجوریں لے لی ہیں
 انہی کھجوروں میں سے
 ایک کھجور کھا کر اپنے لیے لے لے گا
 اور باقی کھجوروں کو
 دوسروں کے لیے چھوڑ دے گا
 اسے اللہ تعالیٰ سے نصیب ہوا
 اور اللہ تعالیٰ اس کو خوش رکھے

[illegible]

کتاب فی الجہان فی بیان حدیث مبین از حضرت امام علی بن ابی طالب علیه السلام

بنی اسرائیل کے نبی عیسیٰ علیہ السلام

مِنْ مَدِينَةٍ
أَبْنَى مِنْ هَذِهِ قَالَتْ كَلَّا
إِنْ هِيَ إِلَّا مَدِينَةٌ
الَّتِي بَيْنَ يَدَيْكُمْ أَمَّا
الْأُخْرَىٰ فَكَانَتْ مُسْتَوْدَعَةً
لِلْغِيَاثِ

مَلِكِ الْمَلِكِينَ رَفَعَهُ مَوْزَنَ الْقَضَائِ

۱۲۵

125

سائنس و طبیعت کو بظاہر ہم یہ خواہ

بجای آنکه بپوشانند و از آن سر

ادد و سدر

وہی نال سے اٹھ گیا

.....

آمین بالجہر نہ کہنا سبب کسی شرعی فہرے کے نہ تھا۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر آمین بالا نفا کے بارہ میں شبہ سم کی ضعیف و مجروح خواہ اور کوئی دوسری حدیث کسی صحابہ کے نزدیک پایہ ثبوت کو پہنچی ہوتی تو کوئی نہ کوئی صحابی فرد ہی ابوہریرہ کے انکار کے وقت اس کو پیش کر کے اپنی گلو خلاصی کرنا اور جب ایک شخص نے بھی اس وقت کوئی حدیث آہستہ آمین کہنے کے نہ پیش کی اور نہ اس پر انکار کیا تو معلوم ہوا کہ آمین بالا نفا کی کوئی حدیث ہے صحابہ رض کے نزدیک ثبوت کو نہ پہنچی تھی اور آمین بالجہر ہی پر تمام لوگوں کا اتفاق تھا کرنا اور نہ کرنا منشی دیگر ہے۔ نمبر ۳۱۔ اس عوی کا کامل موید ہے۔ اور ابوہریرہ رض کی غرض اس ترک سے جہر کا ترک ہے ورنہ آہستہ کا حال انھیں کیا معلوم کہ کسی نے کہا یا نہ کہا اور جو بات غیر معلوم تھی اس پر شکایت کا کون سا موقع تھا۔ اور اس حدیث میں لفظ کان اور اذنا دونوں براجت تمام انصاف پسند لوگوں سے بزبان حال

عن غالب بلکہ ازب یعنی بیا
 دانستے (دیکھو نمبر ۶) پس
 اس نے زمین کے کلاکھ
 اور اس کے بود کے کلاکھ
 اور ان حرفت علی الدین علیہ
 نمبر ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷
 بایں کلم کے کلاکھ

[illegible]

الحق ہی اُنہوں نے فرمایا روو سے تجھے پتہ نہ ملے گا (یہ بددعا کا
کلمہ ہے لیکن تو مجھ سے) یہ تلبیسوں ابی القاسم (یعنی محمد)
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنت میں انتہائی صحیح بخاری
کے ص ۱۸ اور صحیح مسلم کے ص ۱۶۹ میں عمران بن حصین رضی
حدیث بھی دیکھو۔ اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ
کے زمانہ میں درباب تلبیس مرتبہ اللہ اکبر کہنے کی اختلاف
تھا اور نہ عکرمہ جو اتنے بڑے علیل القدر تابعی تھے حضرت ابوہریرہ
کو تلبیس اعمیٰ بنانے اور شرح صحیح مسلم کے ص ۱۶۹ میں
امام نووی رحمہ اللہ نے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تلبیس
کی کہنے میں اختلاف واقع ہو گیا تھا جیسے فجر نماز کے اول تلبیس
اور دوسری تلبیس میں نہیں جانتے تھے اور جیسے ان تلبیسوں
کوئی کوئی تلبیس سوا پہلے تلبیس کے بھی کہتے تھے اُن کو حضرت کی
فعل کی خبر نہ پہنچی تھی اور اس سلسلے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ
میری نماز آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے بہت ماتم
اور آخر کو ہی مقرر ہوا (اور آج تک بلا اختلاف وہی جاری ہے)

سزاؤں کے فریاد کا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ
 کے دو امین ہیں ایک ادراب و لا الفتن
 رک کر دیا۔ اس سے صاف معلوم
 ہوتا ہے کہ ان حضرت علیؓ و عثمانؓ
 حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ
 ہی زمانہ حیات میں دو ہی
 مرتبہ امین ہونے کے لئے
 مقرر ہوئے۔

۱۲۳

حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ان کے
آئینہ بالچشمینہ نے اپنے پاس قید خانہ اور
افسوس غمناں اور زکریاؑ کے لئے دالے
لوگ نہایت حیرات اور دلیری کے
ساتھ باغیہ اور ابو بکر صدیقؓ کے
حضرت نے تو تمام عجم
(جس کا)

[illegible]

عزیزاً حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسناد کی دریافت جو
چاہے نجیف اور کے رجال سے واقف نہیں مگر کتاب
نجم الثاقب و رسائل دین و اصحاب میں جو درباب بیان
محدویت کے مایع ہے اور ہمیں اتنا لکھا ہے وَفِي أَشْهُارِ
لَيْلٍ اور کتاب فسطاط المسلمین اور اوراق خوارزمیہ میں
بہ حدیث تمامہ مع بیان خروج راہبات سودا و اطراف
خراسان فِيهَا خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمُهِدِي بِلا ذکر کیفیت اسناد کے

جو غلام اسکو نمبر ۱۱۱ (۱۱۱) کے حقیقین سے اس سے (اردو قلم) جاری رکھا ہے

فقط بقول ایمین
خدا را رضون ناموا —
الحق وارث

الحق اور نہ اس کی تحقیق تک نہیں
یہ عبارت ہے۔
اور یہ عبارت ہے۔
وینما ہم الذل
علی الکفار والمنافقین لعلنا
نکفر ما کان

126

۱۲۶

منقول ہے اور شیخ عبد اللہ
سید سیدی کے اس سبب
سید امین باجوڑی الصلوٰۃ کا
سید مفتی عالم کے تفسیر ہے
غداً سمیعاً بہ حدیث منقول
نہ لاف

عبد الرحمن بن علی بن ابی طالب
ابن ابی طالب بن عبدالمطلب
بن عبدالمطلب بن عبدمنظور
بن عبدمنظور بن عبدشمس
بن عبدشمس بن قحطانہ

تو انکی حفظ اور زیادتی خطا کی وجہ سے کلام کیا ہے اور بہت اماموں نے ان سے روایتیں کی ہیں پس جب ان میں سے کوئی کسی حدیث کے ساتھ متفرق ہو تو اسکے ساتھ احتجاج نہیں کیا جائیگا جیسے کہ احمد بن حنبل نے کہا کہ ابن ابی لیلیٰ نے منہج ہے ہے سوا اسکے نہیں کہ احمد ابن حنبل کی مراد یہ ہے کہ جب متفرق ہو (ابن شہر آشوب) بوجہ سوء عاقبت کے ضعیف ہو (ساتھ کسی حدیث کے) (تور و غیر قابل احتجاج ہے والا فلا) انتہی امام ابو عیسیٰ ترمذی نے اکثر مقامات میں ابن ابی لیلیٰ کے حدیث کی بلا تاج بھی نہیں لی ہے دیکھو سنن ترمذی کے ۲۸۲، ۳۲۵، ۳۷۹ اور بعض مقام میں انکے حدیث کی تصحیح بھی کی ہے دیکھو صفحہ ۱۵ وغیرہ اور حافظ ذہبی نے میزان میں اُنکی تحسین کو تسلیم کر لیا ہے اور حدیث آمین بالجہر ابن ابی لیلیٰ متفرق نہیں ہیں بلکہ سفیان اور شعبہ (موافقی روایت سیقی) اور محمد بن سلمہ اور علی بن صالح اور علاؤ بن صالح وغیرہم نے ابن ابی لیلیٰ کی متابعت کی ہے اور اس طرح کی متابعت کو بھی علما نے مانا ہے دیکھو نووی

(امام بخاری) سے
 نبی کریم ﷺ سے پہلے وہ
 اپنی قوم کو حقیقت سے نہیں پہنچا
 اور میں ان سے کچھ سویت نہیں کرنا
 اور ابن ابی علی نہایت پرچہ اور فخرین
 بسا اوقات اسناد میں جمع کر سہین
 (سود حافظہ کے دو چوست) پر ۱۱۱۱
 ہے کہ ان میں سود حافظہ کے دو چوست
 ہیں لوگ صنف کے مخالف ہوتا
 ۱۳۰

[illegible][illegible]

تساویح ہونا کہ سلمہ بن کہیل کی روایت مجاہد بن عدی سے اور
مجہد کی روایت حضرت علی رضی سے کسی سلسلہ میں نہ پائی جاتی
اور ایک کی ملاقات دوسرے سے پائید ثبوت کو نہ پہنچتی۔ حالانکہ
بہت سے مسائل میں سلمہ بن کہیل مجہد بن عدی سے اور
وہ حضرت علی رضی سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ صاحب میزان لا حول
لکھتے ہیں کہ سلمہ بن کہیل مجہد بن عدی سے اور وہ حضرت
علی رضی سے روایت کرتے ہیں اور نیز سنن ترمذی کے
صفحہ ۲۶۷ سنن نسائی جلد دوم کے صفحہ ۱۸ میں سلمہ بن
کہیل کی روایت مجہد بن عدی سے اور ان کی حضرت علی رضی
سے اور صرف مجہد کی روایت حضرت علی رضی سے سنن
ابوداؤد جلد اول کے صفحہ ۲۲۸ میں موجود ہے۔ اور ترمذی
اس روایت کی جو صفحہ ۲۱۸ میں ہے تحسین اور تصحیح کی ہے
اور اسی حدیث نمبری ۱۸ کو ترمذی نے اپنی سنن میں اس
لفظ سے ذکر کیا ہے وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي هُرَيْرَةَ

یعنی بہتر تو سیکھنا ہے اور ادنیٰ صحبت فرما
اسکندریہ کو کفر و پاسبانی سے
جی بے بن عوی کی صحبت کی چھوڑ دینی سن بن
دور نہ شخص جھول مکہ صحبت کی تیرا
تیرا جو چہ معنی دارد واضح ہو کہ اس
بہتری را ہم بخوان ای عالم کی ادرسی
جس ہر سے نرسے بنین

۱۳۲

[illegible][illegible]

اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ رحم
اسحاق رحم ابوداؤد رحم کے استاد اور دیکھ کے شاگرد ہیں
انکی عدالت اور قیامت متفق علیہ اور غیر مختلف نہیں ہے
میں ان میں ہے کہ اسحاق بن ابراہیم بن مخلد حافظ ابو یعقوب
خطابی بن راہویہ پنجمہ ائمہ الاعلام کے نقہ اور حجتہ ہیں - مستتر

تم الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں تمام احادیث جمع تھیں۔

۱۳۴

یہ روایت ابن عمر سے ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں تمام احادیث جمع تھیں۔
 یہ روایت ابن عمر سے ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں تمام احادیث جمع تھیں۔
 یہ روایت ابن عمر سے ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں تمام احادیث جمع تھیں۔

یہ روایت ابن عمر سے ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں تمام احادیث جمع تھیں۔
 یہ روایت ابن عمر سے ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں تمام احادیث جمع تھیں۔
 یہ روایت ابن عمر سے ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں تمام احادیث جمع تھیں۔

بنابر اس ابن ابی حاتم محدث کی جرح اس حدیث پر بالکل ناقابل التفات اور لائق عدم توجہ ہے اور ماسوا اسکے یہ روایت صرف مسلم بن کبیل ہی سے نہیں بلکہ عدی بن ثابت سے بھی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث مروی ہے۔ اور حافظ منطالی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو دوسند دیگر سے روایت کیا ہے۔ عالمیں سنت نبویہ کو فردہ ہو کہ یہ حدیث خبر بھی صحیح اور قابل عمل اور لائق استدلال کے ہے۔ **الحمد لله على ذلك** نمبر ۱۸ میں سے اول الاثر نمبر کی دلالت رفع صورت پر ثابت واضح ہے۔

نمبر ۱۹۔ اس حدیث کو دارقطنی رحمہ اللہ نے اس سند سے روایت کیا ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی عثمان دقان نے ان سے محمد بن سہمان واسطی نے ان سے حارث بن منصور نے ان سے بحر سقاء نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمر نے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ تمہارا نمبر ۱۹) اس حدیث کے سند میں بحر سقاء داخل ہیں

یہ روایت ابن عمر سے ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں تمام احادیث جمع تھیں۔
 یہ روایت ابن عمر سے ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں تمام احادیث جمع تھیں۔
 یہ روایت ابن عمر سے ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں تمام احادیث جمع تھیں۔

بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں
 کہ انہی کے پاس سے روایت کی گئی ہے
 کہ انہی کے پاس سے روایت کی گئی ہے
 کہ انہی کے پاس سے روایت کی گئی ہے

ان کا جو بن مینو ہے اور اس کا جواب
 وہ تیرا واس ہو گا اور اس کا جواب
 ان کے ان بن ہوں اور اس کا جواب
 ان کے ان بن ہوں اور اس کا جواب
 ان کے ان بن ہوں اور اس کا جواب

نہیں جانتا ہوں اسحاق میرے نزدیک اترے مسلمان ہیں
 اور رب ابو یعقوب امیر المومنین (فی الحدیث ہے اسحاق)
 نجمہ سے کوئی حدیث بیان کریں تو اس کے ساتھ تو شک کر (اور)
 نیز امام احمد نے فرمایا کہ مَا عِبْرَ الْجَسْرِ أَفْقَهُ مِنْ رِشْحِ
 یعنی چل سے کیسے نہیں گذر گیا جو اسحاق سے نفیہ تر ہو۔
 کذا فی الروض المظہر ص ۳۳۲) خفاف نے کہا کہ اسحاق نے
 گیارہ ہزار حدیثیں اپنی یاد سے ہمیں لکھا دین پھر انکو کتاب
 میں پڑھا (یہ کتاب میں دیکھ کر متاثر کیا تو انھوں نے نہ
 زیادہ بتایا تھا نہ کم۔ اور ابراہیم بن ابی طالب نے کہا کہ اسحاق
 اپنے کل مرنے کو اپنی یاد سے لکھا دیا انتہی۔ الروض المظہر
 میں ہے کہ اسحاق نے فرمایا ہے کہ میں ستر ہزار حدیثیں
 یاد رکھتا ہوں اور ایک لاکھ حدیثوں کے ساتھ مذاکرہ کرتا ہوں
 میں نے بھی کوئی چیز نہیں سنی گھبراہٹ کو یاد ہی کر لیا اور نہ
 کسی چیز کو میں نے حفظ کیا کہ پھر اسکو بھولا ہوں۔ انتہی
 اعتراف تفریب میں ہے کہ (اسحاق بن ابراہیم نقہ

اسحاق بن علی بن ابی طالب
 اسحاق بن علی بن ابی طالب
 اسحاق بن علی بن ابی طالب
 اسحاق بن علی بن ابی طالب
 اسحاق بن علی بن ابی طالب

۱۳۶

ان کا جواب ہے کہ اسحاق بن علی بن ابی طالب
 ان کا جواب ہے کہ اسحاق بن علی بن ابی طالب
 ان کا جواب ہے کہ اسحاق بن علی بن ابی طالب
 ان کا جواب ہے کہ اسحاق بن علی بن ابی طالب
 ان کا جواب ہے کہ اسحاق بن علی بن ابی طالب

کی اسناد میں علامہ بن عکرمہ و تابع میں
 بن عکرمہ سے ایک روایت ہے کہ ان
 بن خالد اور ابن زبیب اور ابن
 بن خالد اور ابن زبیب اور ابن
 بن خالد اور ابن زبیب اور ابن

اور نمبر ۲۳ و نمبر ۲۵ کی اسناد پر مجھے اطلاع نہیں لیکن چونکہ ان
 حدیثوں کی معنائیں گزشتہ اور آئندہ حدیثوں کے خلاف نہیں ہیں
 بلکہ موافق اور مطابق ہیں اس لئے ان احادیث کی بھی صحیح و نیکار زیادہ
 گمان ہے **مرفوعہ** شرح مشکوٰۃ میں طاعلی قاری رحمہ اللہ نے
 کہ یہ بھی نے مرفوعہ روایت کیا ہے کہ یہود نے قبلہ پر چڑھ کر تباہ کر کے
 طوف ہم ہر اہمیت کئے گئے اور یہود اُس سے گمراہ کئے گئے اور یہود
 جماعت پر چڑھ کر نے بن اور امام کے پیچھے ہمارے آئینہ پر
 اور طبری کی ایک روایت یوں ہے الخ (دیکھو تحفہ کانمبر ۲۵)
 اور دوسری روایت ابن عساکر سے ہے الخ (دیکھو تحفہ کانمبر ۱۸)
نمبر ۲۶ - اس حدیث کو ابن ماجہ رحمہ نے اپنی سنن میں اس
 سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی عباس
 بن الولید غلام دشقی نے اُن سے مروان بن محمد اور ابو ہریرہ
 اُن دونوں سے خالد بن زید بن صحیح مری نے اُن سے علی بن عمر
 نے اُن سے عطاف نے اُن سے ابن عباس رحمہ نے کہا کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الخ (دیکھو تحفہ کانمبر ۲۶) اس حدیث

۱۳۹

اور (فی الحقیقت) خاندان عساکر
 علی اور اس سے بلکہ ابوہریرہ کے راوی سے
 ثابت اور جب رات تاریک ہو گئی تو حضرت
 بلکہ وہی شخص اس کو اپنے ہم سفر
 بن نماز اس شخص کے ساتھ تھے اور وہ آدمی (بعض کتاب
 نسخ) اس شخص کے ساتھ تھا۔ اس شخص نے اس کو
 اس شخص کے ساتھ تھا۔ اس شخص نے اس کو
 اس شخص کے ساتھ تھا۔ اس شخص نے اس کو

کی روایت میں ہے کہ ان
 بن خالد اور ابن زبیب اور ابن
 بن خالد اور ابن زبیب اور ابن
 بن خالد اور ابن زبیب اور ابن
 بن خالد اور ابن زبیب اور ابن

جو جان سے انتہی ماحصل تاج و تاج
 خدایت والا کام ہے کہ جب وہ تاج
 حریفانہ سے خود دوزی موقوف
 حسن خیر سے تاج و تاج
 حسن خیر سے تاج و تاج
 حسن خیر سے تاج و تاج

وَ أَخِيذْ عَبْدُ اللَّهِ الْخَبَرُ مَحْجُوعٌ هَلْ كَرِهَ اللَّهُ تَقَرُّهُ وَ طَرَفُ
 اور ضابطہ میں ان کے قابل احتجاج ہونے پر اتباع ہے کیونکہ
 بھائی عبداللہ وہ ضعیف ہے اور اس کے ساتھ ثبت بکرانی
 جائز نہیں اور جبکہ راوی نے دونوں کو جمع کر دیا تو جائز ہے اور
 عبداللہ پر اعتماد کر کے حدیث پر عمل واجب ہے انتہی نیز
 امام نووی کی شرح مہذب میں لکھا ہے کہ ضعیف حدیث
 کے طرق جب سند و ہوتے ہیں تو وہ حدیث حسن نہیں ہو جاتی ہے
 انتہی علامہ سراج سرخسی نے شرح جامع ترمذی میں لکھا ہے
 کہ چون حدیث ضعیف بہ تعدد طرق بکر تہ حسن رسد آن نیز مجمع
 یہ است و اگر مشہور است کہ حدیث ضعیف در فضائل اعمال اعتبار
 بجمہت ترغیب نہ در غیر آن مفرد اثر شر مراد است نہ مجموع کر آن
 بہ تعدد طرق در محل حسن است نہ ضعیف انتہی - علامہ سرخسی نے
 نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری کے مقدمہ میں لکھا ہے
 کہ کہیں بناج (بکر الباء) اور شایع (لفتح الباء) دونوں چند
 ہوتے ہیں (لیکن) دونوں کے اجتماع سے قوت حاصل

مجموعہ کی فتویٰ جو جائزگی اور اساس
 حسن خیر سے تاج و تاج
 حسن خیر سے تاج و تاج
 حسن خیر سے تاج و تاج

۱۲۱

ان خصوص سے حدیث بیان کی احاطہ
 نے ان صاحبان سے عبد الصمد بن بکر
 ابی صالح نے ان سے ان کے پیروں
 ان سے عاصمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے
 عبد ربیع نے ان سے ان کے پیروں
 ابن ابی بکر نے ان سے ان کے پیروں
 ابن ابی بکر نے ان سے ان کے پیروں
 ابن ابی بکر نے ان سے ان کے پیروں

اس کا کیا ہے
 اس کا کیا ہے
 اس کا کیا ہے
 اس کا کیا ہے

در افتحان الزبد در درجہ کمال است
 در حدیث ضعیف بخود طعن و ایراد
 حسن برسد آن سخن حق پندار است
 در حدیث ضعیف بخود طعن و ایراد
 در حدیث ضعیف بخود طعن و ایراد
 در حدیث ضعیف بخود طعن و ایراد

تقریباً حاکم اور ابن حبان نے کی ہے اور ابو حاتم نے کہا کہ یحییٰ کی حدیث
 ملحقہ جادے اور وہ قوی نہیں ہیں اور بخاری نے کہا کہ وہ قوی نہیں
 اور شکر الحدیث ہیں انتہی مافی الخلافۃ والمیزان مختصر آپس جگہ
 یحییٰ کی حدیث باوجود طلوع ہے کم رتبہ ہوئی قابل احتجاج اور لائق کتابت
 ہے تو طلوع کی حدیث در باب آئین بالجہر کے بائیں ہمہ کثرت متابعات
 اور شواہد کے کس طرح غیر قابل استدلال اور متروک ہو سکتی ہے
بالفرض اگر ہم طلوع کی حدیث کو ضعیف تسلیم کر لیوں اور باغیرادہ
 ناقابل استدلال ہی تصور کریں تو بھی یہ حدیث ان احادیث مجعولہ
 کی جو در باب آئین بالجہر کے وارد ہوئے ہیں شاہد ہوئی بالضرور
 صلاحیت رکھتی ہے۔ بلکہ بعض حدیثیں آئین بالجہر کی جو ضعیف بھی
 ہیں وہ بدرجہا شعبہ کی اُس روایت مجروح و مخدوش سے جوڑا
 آئین بالا خفا کے ہے باتفاق محدثین و علماء محققین قوی تر اور
 اصح اور اثبت ہیں کیونکہ ان میں احادیث صحیحہ کے شاہد اور تباہ
 ہوئی صلاحیت ہے اور ان کا ضعیف تعدد طرق سے منجز ہو
 ہے اور اس تعدد طرق کے وجہ سے ان کا درجہ اگر کم نہ

۱۲۰
 اگر ضعیف چیت سو ضعیف نہیں
 رواۃ یا اخطا یا دلیس اور باوجود
 وہ ثابت نجس بکبر و دہندہ طرق اگر
 و ثابت انہام کذب راوی باشند و
 و ضعیف ضابطہ اگر چہ تعدد طرق و
 و شخص ضابطہ اگر چہ ضعیف باشد
 و چنانچہ در حدیث حکوم بکبرین
 و در فضائل اعمال معمول زنادیہ ضعیف
 و حدیث معمول زنادیہ ضعیف افادہ میکند
 و حدیث معمول زنادیہ ضعیف افادہ میکند
 و حدیث معمول زنادیہ ضعیف افادہ میکند

در حدیث ضعیف بخود طعن و ایراد
 در حدیث ضعیف بخود طعن و ایراد
 در حدیث ضعیف بخود طعن و ایراد
 در حدیث ضعیف بخود طعن و ایراد

[illegible]

یہاں تک کہ سوائے اس کے اور نہ ہو
 کہ اس کی روایت حدیث مرفوعہ سے
 نہیں جاتی اور اس میں بھی
 علیہ السلام میں (جھگڑا) ہے
 نام ہو چکا ہے (اور اس میں)
 کے قائل نہیں ہو سکتے

کی حدیث نمبر ۱۳۵
 کی احادیث کی تصدیق
 اور ان حدیثوں کی تصدیق
 اور اس کے
 حدیث میں نفع اور برون
 کا ذکر ہے

۱۳۵

۲۵ و ۲۶ و ۲۷ وغیرہ کو باب الجہر بالآئین میں لانا حق اور
 نہایت ہی قرین ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ اگر ہم تسلیم کر لیں
 کہ اس حدیث کی دلالت مطلقاً و مجلاً آئین پر ہے جہر اور اخفا
 و دونوں میں سے کوئی بھی مخرج نہیں تو اس صورت میں بھی
 جہر ہی کا مفہوم مرجع اور قوی ہو گا کہونکہ آئین بالجہر کے باب میں
 بہت سی احادیث صحیحہ مرفوعہ وار وہیں وہ موافق الاحادیث
 یقیناً بعضہا بعضاً کے احادیث نمبری ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۲۵ و ۲۶
 کی مفسرہ واقع ہو گئی اور یہ احادیث مطلقہ اونے
 تنقید کر لی جادگیلی۔ اگر آئین بالاخفا کے باب میں کوئی
 حدیث مرفوعہ صحیح ہوتی تو بیشک وہ انکی مفسرہ اور مقید
 ہو گئی ملاحظہ رکھتی لیکن باقرار علماء اخاف مثل ابن تیمیہ
 صاحب فتح القدر (دیکھو تحفہ کا نمبر ۳۶) اور ابن ابرح
 اور مولوی عبد العلی بحر العلوم لکھنوی (دیکھو تحفہ کا نمبر ۳۷)
 اور فی زمانہ مولوی محمد عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی رحمہ
 (دیکھو تحفہ کا نمبر ۳۹) وغیرہم اور علیہ محمد ثن و متقدمین و

ملاحظہ فرمائیے کہ آئین مازنین بعد از
 القائلین کے کہی جاتی تھی چنانچہ
 نمبر ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹
 امام احمد اور طبرانی میں امام بیہقی
 آئین کے کی تصریح موجود ہے
 کہ آئین اصحاب وغیرہ سے یہ امر
 کہ آئین اصحاب وغیرہ سے یہ امر

یہاں تک کہ سوائے اس کے اور نہ ہو
 کہ اس کی روایت حدیث مرفوعہ سے
 نہیں جاتی اور اس میں بھی
 علیہ السلام میں (جھگڑا) ہے
 نام ہو چکا ہے (اور اس میں)
 کے قائل نہیں ہو سکتے

ان دنوں انہیں

[illegible]

عطاء و سخا اس اقتصادی کی علامت ہے۔
اس کی جو بنیادیں ہیں ان کی بنیادیں
تقدیر، مروت، صبر، شجاعت، شہادت
ایمان، قربانی، اس کی بنیادیں
اجتماعی اقتصاد سے ملتی ہیں۔
ان کی بنیادیں یہ ہیں کہ

أَمِينٌ وَمِنْ خَلْقِهِ أَمِينٌ
إِنَّ الْمُسْلِمَ لِلْحَقِّ نَازِلٌ

انفالودايت کيسے
خبر من عن عطاء قال قلت لابي
ابن الزبير يوفون على انزل القرآن
قال نعم يوفون من رداء عني
ان ليس يد الجبة ثم قال امين

واضح ہو کہ عطار درجہ سنان
روایت بعض متنبین خدیجا بود
اعترافات کے ہیں اول غائبانے
نہ تیار کیا کہ دو کجا آن زمین سے
نہ تیار کیا کہ دو کجا آن زمین سے
نہ تیار کیا کہ دو کجا آن زمین سے

مجاہدین کے لئے دعا کرتے ہوئے

کے لئے بین اس شہادت کی طرف سے ہر نصف مزاج کو نبی سمجھ سکتا ہے
 کہ غلامی کی صداقت اور دیانت و امانت میں کسی قسم کا
 شک نہیں ضرورتاً اوکلی شاگرد امام ابو حنیفہ رحم کی نزدیک
 اس لئے اوکلی خبر اور حکایت کے ماننے اور قبول کرنے سے
 کوئی چارہ نہیں بخلات ادنیٰ اجتہاد کے کہ جب تک اونٹ
 اجتہاد کے موافق کوئی دلیل نہ ہو اسکا ماننا ضرور نہیں۔ اور
 اونٹ اس اجتہاد کے نہ مانتے سے اوکلی کہ نشان ذرہ بلیر
 بھی نہیں کیونکہ مثلاً ایک نصف نہایت ہی سچا اور دیانت دار ہے
 اس کے فیصلوں کو بیچ اکثر منسوخ کرتا ہے لیکن جب کسی مقدمین
 نصف موصوف کی گواہی ہوتی ہے تو اس سبب سے کہ نصف
 نہ کہ نہایت ہی سچا اور دیانت دار ہے بیچ نہ کہ نصف موصوف
 کی خبر اور حکایت اور شہادت کو نہایت وقت کی نگاہوں سے
 دیکھ کر جسکی طرف سے نصف نے گواہی کی ہے اسے سیکرہ
 گواہی دیتا ہے تو اس صورت میں بیچ پر مخالف کا دکیل یہ امر
 ہرگز نہیں کہ سکا کہ آپ نصف صاحب کے اکثر فیصلوں کو منسوخ

دیانت دار ہے اسلئے ہم بعینہ عطا کردہ
 جس بات کی خبر دیتے ہیں وہ سچی
 صداقت اور دیانت کے اس وجہ سے
 ماننے کے کسی مسلمان کو عیارہ نہیں
 باقی اوکلی اسے اور اونکا اجتہاد اور
 کتاب اور اس وقت رسول الصلی اللہ

۱۵۳

اگر ان دونوں کے خلاف ہے تو اسکا
 نہ کہ کہ نہیں ہم پر ذرہ برابر بھی لازم
 نہیں بلکہ ہم مسلمان و مزار کو لازم ہے کہ
 اپنا اصل مادی کتاب اور سنت ہی کو
 منسوخ اور جب کسی بیگم کوئی یا غیر یا
 جنت یا امام یا فاضل یا قبط یا درویش

باجایہ کا قول قرآن و حدیث
 بیچ کے خلاف ہو تو اسکا رد
 کرنا اور قرآن و حدیث سے انکار
 اپنا عمل درست کرنا چاہنا اور
 واجب اور فرض جانے اور
 ہر گویا کہ اس قول مخالف کی
 تمام اچھائی اور

فصلیت والا شبیہ نہیں دیکھا
انتہا امام ابوحنیفہ سے روایتیں کی ہیں عطاء
اد سے سند امام شافعی کی ہیں عطاء
برایت صحت کی موجود ہیں

سید شریف الدین سے اسناد
 حوالہ احادیث و آثار و تصانیف
 محمد بن مسعود بن عبد اللہ بن مسعود
 صاحب دیلمی کا جواب
 اس کے سب سے اس کتاب کے مصنف
 حضرت علی بن ابی طالب سے

حضرت علی بن ابی طالب سے
 حضرت علی بن ابی طالب سے
 حضرت علی بن ابی طالب سے
 حضرت علی بن ابی طالب سے
 حضرت علی بن ابی طالب سے

۱۵۵

غلام علی بن ابی طالب سے
 غلام علی بن ابی طالب سے
 غلام علی بن ابی طالب سے
 غلام علی بن ابی طالب سے
 غلام علی بن ابی طالب سے

سند پیش کر کے اس کی تعلیم نہ کر لیوں اور موت تک یہ اثر
 لاین اعتقاد صالح اسناد نہیں۔ چونکہ اس طبقہ کی اکثر حدیثیں
 موضوع اور ضعیف ہیں اس لئے اور باعث مخالفت احادیث
 معروفہ و آثار مجید کے اس اثر کے نسبت زیادہ تر احتمال مرغوم
 یا ضعیف ہونے کا ہے تا نیا ہدایہ وغیرہ حسب حقیقت مذہب
 کا مدار ہے اور حیان تک رطب و یابس سے کام نکل سکتا ہے
 مذہب حنفی کی تائید میں اس کی مصنف اہم کچھ بھی نہیں چھوڑتے
 ہیں اور جنوں نے بھی اثر ذکر کو ناقابل استدلال سمجھا اور نہ
 یہ حضرت کہے جو کئے واسطے تھے صاحب ہدایہ نے آئین بالاخا
 کا مد حضرت عبداللہ بن مسعود پر رکھا اور لمعات شرح مشکوٰۃ
 میں شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمہ نے لکھا ہے
 ذاکل اعتماد علی اثر ابن مسعود (یعنی آئین بالاخا کے
 باب میں عبداللہ بن مسعود کی اثر پر اعتقاد ہے) اور سو اس
 اثر ذکر کے اور آثار جو اس باب میں مروی ہیں ان سب کے
 ناقابل احتجاج اور غیر مستند ٹھہرایا ہے

ابن شامی سے اسناد
 ابن شامی سے اسناد
 ابن شامی سے اسناد
 ابن شامی سے اسناد
 ابن شامی سے اسناد

[illegible]

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز چاشت کو بہت کہا اور
اور ابن مسعود نے اس سے انکار کیا انتہی حالانکہ اس
نماز کے فضیلت میں مشکوٰۃ کے ص ۱۸ میں متفق علیہ
حدیث بروایت ام ثانی اور صحیح مسلم جلد اول کے ص ۲۲۹
میں بروایت معاذہ اور ص ۲۸۱ میں بروایت ابی ذر اور
سنن ترمذی میں بصغیر ۷۷ بروایت ابو ذر و ابو درداد
ابو سعید خدری اور سنن ابو داؤد اور دارمی میں بروایت
ہارث غطفانی اور سنن ترمذی و ابن ماجہ میں بروایت ابن
اور سنن ابو داؤد (کے ص ۱۸) میں بروایت معاذ بن جبل
اور سنن امام احمد اور سنن ترمذی و ابن ماجہ میں بروایت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (دیکھو مشکوٰۃ ص ۱) اور موطا امام مالک
کے ص ۲۰۷ میں اور صحیح ابن حبان و مسلم (دیکھو بلوغ اللام
کے ص ۲۲) میں بروایت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی
و غیرہم سے بہت سی مرفوع حدیثیں منقول ہیں اور فقہاء
احناف و شوافع و غیرہما اس نماز کے سنون ہونے پر

مطلقاً
آجین بالجوہر دارین مجاہد کے اس
ابن شامیہ کی طرح جو عین اوروں کا
اثر سے بے غفلت ہو کر
سب کی عین غفلت ہو کر
کی مخالفت ہو کر
انہوں کو بے غفلت ہو کر

106

یہ ہے جو جواب اذکار ایسے بارہویں
ہو گا دی ہو رہے ہوں اور ہوں
اوس کے بارے میں ہوں اور ہوں
یہ ہیں جن کی حقیقت اور یہ ہے کہ
تقدیر کسی کی پابندی اور تقدیر
نہیں ہے کہ علت سے یہ ہوگی
ایں کو باطل اور دیگر کو باطل
کو باطل اور دیگر کو باطل

دلائل ریاضیہ سے احادیث میں اتنا ضعف و فقر کیا
 کہ ان کے ساتھ بھی وہ اتنا قویہ کہہ
 کر بیاہر کر سکیں۔

۱۵۶
 کتابت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا
 کہ ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن
 سلمیٰ زودی سے روایت کیا گیا
 کہ ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن
 سلمیٰ زودی سے روایت کیا گیا
 کہ ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن
 سلمیٰ زودی سے روایت کیا گیا

ائمہ اربعہ اور اس صحیح مرفوع حدیث کے خلاف ہے جو صحیحین میں مذکور
 ہے دیکھو مشکوٰۃ کے ص ۱۱۱ کو۔ حج کے تیغ کے حدیث حضرت عمرؓ
 سے پرشیدہ ہی رہی دیکھو زودی شیعہ مسلم کے ص ۳۹۳ و ۳۹۴
 و زر قانی شیعہ موطا مطبوعہ مصر جلد دوم کے ص ۱۱۱ کو سنن بیہق
 کے ص ۱۱۱ میں ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہ بھی اس سلسلہ میں اپنے
 والدہ کے مخالف رہے کہنے عبد اللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہ سے تیغ کا حکم
 دریافت کیا تو آپ نے کہا کہ جائز ہے تو سائل نے پھر کہا کہ اگر آپ والدہ
 حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ تو منع کرتے تھے اُسکے جواب میں آپ نے کہا کہ بلا
 اگر ایک کام کو آن حضرت نے کیا اور میرے باپ نے اُس سے منع
 کیا ہو تو کہو تو کہ رسول اللہ کی پیروی کیجاؤ میں یا میرے باپ کی
 حکم کی تو اُس مرد نے کہا بلکہ آنحضرت کے حکم کے تب آپ نے
 فرمایا کہ آنحضرت نے بیشک منع کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
 انتہی ایسا ہی آئین کے بارہ میں بھی در صورت محنت روایت
 ابن شاہین کے (اور یہ نہایت ہی مشکل ہے) احادیث
 مرفوعہ کی اتباع بدرجہ اولیٰ اور افضل ہے۔ جبکہ حضرت عمرؓ

۱۵۶
 کتابت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا
 کہ ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن
 سلمیٰ زودی سے روایت کیا گیا
 کہ ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن
 سلمیٰ زودی سے روایت کیا گیا
 کہ ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن
 سلمیٰ زودی سے روایت کیا گیا

۱۵۶
 کتابت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا
 کہ ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن
 سلمیٰ زودی سے روایت کیا گیا
 کہ ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن
 سلمیٰ زودی سے روایت کیا گیا
 کہ ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن
 سلمیٰ زودی سے روایت کیا گیا

روایتیں صحیح ہیں اور ابن عساکر نے کہا کہ انکی حدیث قابل لکھنے کے نہیں ہے اور ابو ذر مہدی نے کہا کہ یہ سچے اور درست ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ منکر الحدیث ہیں ابن القفلان نے کہا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں جسکے شان میں منکر الحدیث کہوں اُس سے روایت کرنی حلال نہیں (بلکہ حرام ہے) ابو داؤد بھی اس اثر میں غیر معروف اور مجهول شخص ہیں جب تک اس اثر کے راویوں کی اوثققات اور محدثین جن پر مدار جرح و تعدیل کا ہے تو میں نہ کریں تب تک کس طرح کوئی انصاف پسند شخص اسکے طرف التفات کر کے آئیں بالجہر جس میں متعدد احادیث صحیحہ مرقومہ و آثار قویہ وارد ہو چکے ہیں اُن سے اعراض و انکار کر سکتا ہے۔ (ج) نہایت اور کفایت میں ہے کہ عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ لوگوں نے اُن سے زور سے کہنی چھوڑ دی ہے اور نہیں چھوڑنا مگر سوخ جان کر۔ اعلام یہ روایت کو بالکل ہی ناقابل احتجاج ہے بخیر وجہ

نہیں لکھتے۔ علامہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ منکر الحدیث ہیں اور ابن القفلان نے کہا کہ میں جسکے شان میں منکر الحدیث کہوں اُس سے روایت کرنی حلال نہیں (بلکہ حرام ہے) ابو داؤد بھی اس اثر میں غیر معروف اور مجهول شخص ہیں جب تک اس اثر کے راویوں کی اوثققات اور محدثین جن پر مدار جرح و تعدیل کا ہے تو میں نہ کریں تب تک کس طرح کوئی انصاف پسند شخص اسکے طرف التفات کر کے آئیں بالجہر جس میں متعدد احادیث صحیحہ مرقومہ و آثار قویہ وارد ہو چکے ہیں اُن سے اعراض و انکار کر سکتا ہے۔ (ج) نہایت اور کفایت میں ہے کہ عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ لوگوں نے اُن سے زور سے کہنی چھوڑ دی ہے اور نہیں چھوڑنا مگر سوخ جان کر۔ اعلام یہ روایت کو بالکل ہی ناقابل احتجاج ہے بخیر وجہ

۱۵۹

دن سادہ نقل کرنے سے کہنی نہیں لکھتے۔ علامہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ منکر الحدیث ہیں اور ابن القفلان نے کہا کہ میں جسکے شان میں منکر الحدیث کہوں اُس سے روایت کرنی حلال نہیں (بلکہ حرام ہے) ابو داؤد بھی اس اثر میں غیر معروف اور مجهول شخص ہیں جب تک اس اثر کے راویوں کی اوثققات اور محدثین جن پر مدار جرح و تعدیل کا ہے تو میں نہ کریں تب تک کس طرح کوئی انصاف پسند شخص اسکے طرف التفات کر کے آئیں بالجہر جس میں متعدد احادیث صحیحہ مرقومہ و آثار قویہ وارد ہو چکے ہیں اُن سے اعراض و انکار کر سکتا ہے۔ (ج) نہایت اور کفایت میں ہے کہ عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ لوگوں نے اُن سے زور سے کہنی چھوڑ دی ہے اور نہیں چھوڑنا مگر سوخ جان کر۔ اعلام یہ روایت کو بالکل ہی ناقابل احتجاج ہے بخیر وجہ

علامہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ منکر الحدیث ہیں اور ابن القفلان نے کہا کہ میں جسکے شان میں منکر الحدیث کہوں اُس سے روایت کرنی حلال نہیں (بلکہ حرام ہے) ابو داؤد بھی اس اثر میں غیر معروف اور مجهول شخص ہیں جب تک اس اثر کے راویوں کی اوثققات اور محدثین جن پر مدار جرح و تعدیل کا ہے تو میں نہ کریں تب تک کس طرح کوئی انصاف پسند شخص اسکے طرف التفات کر کے آئیں بالجہر جس میں متعدد احادیث صحیحہ مرقومہ و آثار قویہ وارد ہو چکے ہیں اُن سے اعراض و انکار کر سکتا ہے۔ (ج) نہایت اور کفایت میں ہے کہ عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ لوگوں نے اُن سے زور سے کہنی چھوڑ دی ہے اور نہیں چھوڑنا مگر سوخ جان کر۔ اعلام یہ روایت کو بالکل ہی ناقابل احتجاج ہے بخیر وجہ

کے مازین سورہ و اللہ اعلم
 پوری اور اس کے بعد تاقیہ سے
 پوری اور اس کے بعد تاقیہ سے
 اتفاق کا نسخہ یا باعث اور یہ
 اول فعل کا نسخہ یا باعث اور یہ
 اور اس سے اس سے لازم اور یہ
 اور اس سے اس سے لازم اور یہ
 اور اس سے اس سے لازم اور یہ
 اور اس سے اس سے لازم اور یہ

۱۔ اربعہ فی الجملہ اور سب سے پہلی خطہ
 ۲۔ اربعہ فی الجملہ اور سب سے پہلی خطہ
 ۳۔ اربعہ فی الجملہ اور سب سے پہلی خطہ
 ۴۔ اربعہ فی الجملہ اور سب سے پہلی خطہ

اور خواہ مخواہ ان رسالوں کے جواب لکھنے پر مجبور ہوں گا۔
 جواب لکھنے پر مجبور ہوں گا۔
 جواب لکھنے پر مجبور ہوں گا۔

انہما س ان دونوں رسالوں میں صرف ایک مسئلہ آئین باج کا اثبات مقصود بالذات ہے اور دوسرے مسائل جا بجا جو مذہب جہود میں وہ بغرض تائید و اثبات اس مسئلہ خاص کے بیان کے لئے ہیں اور انہیں حتی الامکان میں نے کوئی ایسا مسلک نہیں اختیار کیا ہے جو سلفاء و خلفاء ائمہ مجتہدین و علماء محققین متقدمین و متاخرین کے خلاف ہے پس اگر ان دونوں رسالوں کے تمام دلائل ناظرین باتکلیف کے نزدیک پسندیدہ اور ثبت مدعا ہوں تو ہر امر اور اگر بعض نا پسند ہوں اور اگر پسندیدہ خواہ اس کا برعکس یا منجملہ صدمات لائل کے صرف ایک ہی دلیل اس مسئلہ آئین باج کے اثبات میں کافی معلوم ہو تو کل سال کا خلاصہ اوسیکو تصور فرما دین اور اوسیکو اس مسئلہ کا ثبوت اور موافقہ بالکل اس مسئلہ آئین باج کے کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف و نسیان پر محمول کر کے سکوت فرمائیں کیونکہ ثبوت مدعا کے لئے ایک دلیل بھی کافی ہو کرتی ہے اور جب مدعا ثابت ہو گیا تو پھر اوسکی تردید میں حکم کرنا یقیناً تعصب اور رکابہ ہے اگر منجملہ صدمات لائل مذکورہ کے کوئی دلیل بھی اوسکے نزدیک اس مسئلہ کے اثبات میں کافی نہ ہو

میں آئین باج کا جواب لکھنے پر مجبور ہوں گا۔
 میں آئین باج کا جواب لکھنے پر مجبور ہوں گا۔
 میں آئین باج کا جواب لکھنے پر مجبور ہوں گا۔

اسلام الایمان میں آئین باج کا جواب لکھنے پر مجبور ہوں گا۔
 اسلام الایمان میں آئین باج کا جواب لکھنے پر مجبور ہوں گا۔
 اسلام الایمان میں آئین باج کا جواب لکھنے پر مجبور ہوں گا۔

انہما س ان دونوں رسالوں میں صرف ایک مسئلہ آئین باج کا اثبات مقصود بالذات ہے اور دوسرے مسائل جا بجا جو مذہب جہود میں وہ بغرض تائید و اثبات اس مسئلہ خاص کے بیان کے لئے ہیں اور انہیں حتی الامکان میں نے کوئی ایسا مسلک نہیں اختیار کیا ہے جو سلفاء و خلفاء ائمہ مجتہدین و علماء محققین متقدمین و متاخرین کے خلاف ہے پس اگر ان دونوں رسالوں کے تمام دلائل ناظرین باتکلیف کے نزدیک پسندیدہ اور ثبت مدعا ہوں تو ہر امر اور اگر پسندیدہ خواہ اس کا برعکس یا منجملہ صدمات لائل کے صرف ایک ہی دلیل اس مسئلہ آئین باج کے اثبات میں کافی معلوم ہو تو کل سال کا خلاصہ اوسیکو تصور فرما دین اور اوسیکو اس مسئلہ کا ثبوت اور موافقہ بالکل اس مسئلہ آئین باج کے کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف و نسیان پر محمول کر کے سکوت فرمائیں کیونکہ ثبوت مدعا کے لئے ایک دلیل بھی کافی ہو کرتی ہے اور جب مدعا ثابت ہو گیا تو پھر اوسکی تردید میں حکم کرنا یقیناً تعصب اور رکابہ ہے اگر منجملہ صدمات لائل مذکورہ کے کوئی دلیل بھی اوسکے نزدیک اس مسئلہ کے اثبات میں کافی نہ ہو

من غيب واثاب
 الكتاب
 ان العالمين
 الصلوة والسلام
 على محمد وآله
 وارضاهم
 في الدين
 والدار
 الآخرة
 آمين

[illegible]